حقیقت

مؤلف

مولانا محمد یوسف عطاری

دامت برکاتہم العالیة

ناشر

المدینۃ العلمیۃ

P.O. Box 18752 Karachi. - Email: ilmia26@hotmail.com

حقیقت

از قلم

ابن یعقوب مولانا محمد یوسف قادری عطاری

ناشر

المدینۃ العلمیۃ

پی او بکس نمبر 18752 کراچی

E-m@il: ilmia26@hotmail.com

نام : حقیقت
از قلم : ابنِ مولانا یعقوب محمد یوسف قادری عطاری
تعداد :

ناشر
المدینۃ العلمیۃ
پی او بکس نمبر 18752
کراچی پاکستان

۷۸۶
مدینہ
۹۲

الصلوۃ والسلام علیک یا کاشف الحقائق

"المدینۃ العلمیۃ۔ایک تعارف"

بحمدہٖ تعالیٰ **المدینۃ العلمیۃ** ایک ایسا تحقیقی واشاعتی ادارہ ہے جو علمائے اہلسنت خصوصاً اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان (رضی اللہ عنہ) کی گراں مایہ تصنیفات کو عصر حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر سہل ترین اسلوب میں پیش کرنے کا عزم رکھتا ہے الحمد للہ اس انقلابی عزم کی تکمیل اپنے ابتدائی مراحل میں داخل ہوچکی ہے۔

المدینۃ العلمیۃ کا منصوبہ بفضلہٖ تعالیٰ وسیع پیمانہ پر مشتمل ہے جس میں علوم مروجہ کی تقریباً ہر صنف پر تحقیقی واشاعتی کام شامل منشور ہے یوں وقتاً فوقتاً گراں قدر اسلامی تحقیقی لٹریچر منظر عام پر لاکر متعارف کروایا جائے گا اور علوم اسلامیہ کے محققین حضرات کے ذوق تحقیق کی تسکین کا بھی وسیع پیمانہ پر سامان کیا جائے گا نیز مرورِ زمانہ کی وجہ سے جن تصنیفات کا لب و لہجہ اور انداز تفہیم متاثر ہوچکا ہے ان کو نئے اسلوب و آہنگ اور جدید انداز تفہیم سے آراستہ کرکے ایک عام پڑھے لکھے فرد کیلئے قابلِ مطالعہ بنانا بھی **المدینۃ العلمیۃ** کی بنیادی ترجیحات میں شامل ہے۔

امام اہلسنت (رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے **المدینۃ العلمیۃ** ایک مضبوط و مستحکم لائحہ عمل کا حامل ہے جو اس کے قیام کی اغراض میں سے سب سے اوّلین ترجیح ہے۔امام اہلسنت (رضی اللہ عنہ) کی علمی و تحقیقی تصنیفات بلاشبہ علوم اسلامیہ کا شاہکار ہیں مگر عصر حاضر میں نشرواشاعت کے جو نئے رجحانات متعارف ہوچکے ہیں ان کا تقاضہ ہے کہ علوم اسلامیہ کے ان شہ پاروں کو حواشی و تسہیل کے زیور سے آراستہ کرکے شائع کیا

جائے جس سے نہ صرف یہ فائدہ ہوگا کہ ان تصنیفات کی مقبولیت میں اضافہ ہوگا بلکہ ہر عام وخاص یکساں طور پر ان سے مستفید بھی ہو سکے گا۔

اس کے علاوہ دیگر جدید وقدیم علمائے اہلسنت (علیہم الرحمۃ) کی تصنیفات کو مع تراجم، حواشی، تخریج اور شروح کے منظر عام پر لایا جارہا ہے، جن میں نصابی اور غیر نصابی دونوں طرح کی تصنیفات شامل ہیں، نصابی کتب کے حوالے سے یہ امر قابل ذکر ہے کہ نہ صرف دینی مدارس کی نصابی کتب پر کام ہورہا ہے بلکہ اسکول، کالجز اور جامعات کی نصابی کتب پر بھی کام منشور میں شامل ہے اس قدر وسیع پیمانہ پر تحقیقی کام یقیناً بغیر تعاون کے ناممکن العمل ہے لہذا اسلامی علوم کے شائقین کے ہر طبقہ سے گذارش ہے کہ تحقیق واشاعت کے اس میدان میں ہمارے ساتھ علمی وقلمی تعاون کے سلسلے میں رابطہ فرمائیے۔ آیئے مل کر علوم اسلامیہ کے تحقیقی واشاعتی انقلاب کے لئے صف بہ صف کھڑے ہوجائیں اور اپنی قلمی کاوشوں سے اس کی بنیادوں کو مضبوط کریں۔

ع صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

Email: ilmia26@hotmail.com

P.O. Box.: 18752

تقریظ جلیل

از قلم مناظر اسلام علامہ منظور احمد فیضی

مَتَّعَنَا اللّٰهُ تَعَالیٰ بِطُوْلِ حَیَاتِهٖ

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی رحمة للعالمین و

آلہٖ و صحبہٖ اجمعین امّا بعد

انگریزوں، عیسائیوں کی یلغار سے کچھ ایمان فروش کلمہ پڑھنے والوں نے الوھیت اور نبوت اور صحابہ واہل بیت کی توہین وگستاخی کر کے اہل ایمان کے قلوب سے عظمت خدا تعالیٰ اور عظمت نبوت، عظمت صحابہ، عظمت اہل بیت وعظمت اولیاء اللہ کو نکالا۔ جو مسلم قوم عیسائیت سے پس پا نہ ہو رہی تھی وہ عیسائیت کے ایجنٹوں سے دو ٹکڑے کر دی گئی۔ رسالہ ہذا کے مؤلف صاحب محمد یوسف عطاری رضوی نے حقیقت سے پردہ اٹھایا اور مدلل مقالہ لکھا اور اہل حق اہل سنت کے گندم نما جو فروشوں سے اجتناب کی وجوہات بتا کر امت محمدیہ ﷺ کی خیر خواہی کی تا کہ لوگ اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور گستاخوں سے بچیں اور انگریزوں کے مقاصد کو خاک میں ملا دیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اسکے محبوبوں کی محبت وعظمت واطاعت سے کاصل کریں فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

کتاب ہذا کے مطالعے سے ان شاء اللہ ایمان محفوظ رہے گا۔ حفاظت ایمان کے لئے اسکا پڑھنا بے حد مفید ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

رقمہ محمد منظور احمد فیضی

مہتمم جامعہ فیضیہ رضویہ، احمد پور شرقیہ، ضلع بہاول پور،

حال خویدم الحدیث، جامعۃ المدینۃ، گلستان جوہر، کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واجب الاحترام قارئین کرام: ہم جس خطے میں رہتے ہیں یہ خطہ صدیوں سے اللہ (عزوجل) کے پیارے دین یعنی اسلام کی دولت سے مالا مال ہے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے دور میں ہی مبلغین اسلام کی کوششوں سے اس خطے میں نور اسلام اس وقت چمکا جب یہ سارا خطہ کفر وشرک کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں گھرا ہوا تھا۔

اس خطے میں اسلام کی پہلی کرن اس وقت چمکی جب عرب تاجروں کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اِس کے ساحلی علاقوں کے کچھ قبائل مسلمان ہو گئے۔اس کے بعد مجاہد اسلام محمد بن قاسم کی آمد ہوئی اور دیبل سے ملتان شریف تک کے علاقے میں اسلام کی کرنیں نور بار ہوئیں۔پھر اسلام کے بطل جلیل محمود غزنوی کے حملوں سے کفر وشرک کے ایوان تاراج ہو گئے۔ان کے ساتھ آنے والے علماء اور خاص طور پر صوفیاء کرام رحمہم اللہ کی کوششوں سے ہندوستان کے عوام بڑی تعداد میں مسلمان ہونے لگے۔

الغرض ہندوستان میں تبلیغ دین کا سہرا اولیاء کرام اور علمائے اہلسنت (رحمتہ اللہ علیہم) کے سر ہے۔جنہوں نے اسلام کی خاطر اپنے گھر بار کو چھوڑ کر ہندوستان کے کفرستان کو دارالاسلام بنا دیا۔مثال کے طور پر خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری ،حضور داتا علی ہجویری ،سید میاں میر قادری لاہوری (رحمتہ اللہ علیہم) وغیرھم۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہم ہمارے محسن ہیں اور انہیں کی وجہ سے آج ہم مسلمان ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ان کے مزارات کی طرف آج بھی ہمارے دل کھنچتے اور

سینوں میں ان کی عقیدت ومحبت کے چراغ جلتے ہیں۔

پھر جب ہمارے حکمرانوں کی آپس کی ناچاقیوں کی وجہ سے انگریز نے اقتدار پر قبضہ کیا تو اس وقت یہاں صرف وہ لوگ مسلمان کہلاتے تھے جو انہیں بندگان دین کے فیض سے فیضیاب تھے۔ اور دلی طور پر انہی اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم سے وابستہ تھے (یعنی اہلسنت وجماعت) گویا اس وقت سوائے روافض، (شیعہ) کے کہ جن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر تھی مسلمانوں کا کوئی مدمقابل نہ تھا۔ چنانچہ انگریز نے چاہا کہ کسی طرح اس اکثریتی جماعت (مسلمانوں) کی طاقت کو پارہ پارہ کردیا جائے۔ تا کہ اس (انگریز) کی حکومت کو دوام حاصل ہو۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انگریز نے مسلمانوں کے مقابل ایسے لوگوں کو کھڑا کیا۔ جو اپنے آپ کو نہ صرف مسلمان کہلواتے، بلکہ پیر بن کر بیعت وغیرہ کا سلسلہ بھی کرتے۔ لیکن اس کیساتھ ساتھ اللہ عزوجل، اسکے حبیب ﷺ اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کی شان میں وہ گستاخیاں کرتے تھے کہ بڑے سے بڑا کافر بھی اسکی جرات نہ کرسکتا تھا۔ ان کی تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں (برطانوی مظالم کی کہانی عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری کی زبانی)۔

چنانچہ انگریز مکار کا مقصد پورا ہوا اور اس وقت سے لیکر آج تک پاک وہند کی سرزمین باطل فرقوں کی آماجگاہ بن کر رہ گئی۔ ان فرقوں نے انگریز کی دی ہوئی امداد سے اپنے مدارس اور کالج بنائے جہاں یہ لوگ مسلمانوں کو فرقوں میں بانٹ کر انگریزوں کی حکومت کو مستحکم کرتے رہے، اور آج بھی یہی فرقے اپنے فرنگی آقاؤں کی مدد سے اقتدار میں شامل ہیں۔ اور تقریباً ۹۵% فیصد مسلمان آج بھی کسمپرسی کا شکار، مظلومیت کی جیتی جاگتی تصویر نظر آتے ہیں۔ غرض مکار انگریز نے اپنا مقصد حاصل کرلیا اور مسلمان کہلوانے والے چند نام نہاد مولویوں کو خرید کر مسلمانوں میں بدعقیدگی اور بدعملی

پھیلانا شروع کردی۔
ان بدعقیدہ لوگوں کے عقائد جو خود انہوں نے اپنی کتابوں میں شائع کئے کچھ اسطرح سے ہیں۔

بد عقیدہ لوگوں کے عقائد

۱۔ اللہ عزوجل جھوٹ بولتا ہے۔ (معاذ اللہ)
۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، آخری نبی نہیں ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی کے آنے کا امکان ہے۔ (معاذ اللہ)
۳۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا علم، شیطان لعین کے علم سے کم ہے۔ (معاذ اللہ)
۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ایسا ہی ہے جیسا بچوں، پاگلوں، بلکہ جانوروں کو ہوتا ہے۔ (معاذ اللہ)
۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (معاذ اللہ) وغیرہ وغیرہ۔

معاذ اللہ۔ معاذ اللہ۔ ثم معاذ اللہ۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

ان عقائد کا بُرا ہونا تو ہر کسی کو معلوم ہی ہے جب یہ عقائد عوام نے سنے تو علماء کرام سے ان کے بارے میں فتویٰ پوچھا۔ علمائے اہل سنت نے ان عقائد کا جواب چھاپا اور بدعقیدہ لوگوں سے توبہ کا مطالبہ کیا لیکن یہ توبہ کرنے پر راضی نہ ہوئے بلکہ اپنی بدعقیدگی کو چھپانے کیلئے ان عقائد کی ایسی تشریح کرنے لگے جو عقل وشریعت کے بالکل خلاف تھی۔ کئی سال یہی حالت رہی، کتنی ہی مرتبہ ان بدعقیدہ لوگوں کو مناظرے کیلئے دعوت دی گئی۔ لیکن یہ ہمیشہ بھاگ جاتے، آخر کار مجددِ عظیم امام اہلِ سنت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے انہیں ان کی کفریہ عبارتوں کی وجہ سے، کافر قرار دیا اور آپ ﷺ کے اس فتوے کی تصدیق عرب وعجم کے سینکڑوں علماء نے بھی کی۔ دیکھئے

(حسام الحرمین، الصوارم الہندیہ)

اسکے جواب میں ان بدعقیدہ لوگوں نے بہت سے مکروفریب کے جال پھینکے اور شور مچایا کہ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے ہمیں خواہ مخواہ کافر قرار دیا ہے۔ چنانچہ ان بدعقیدہ لوگوں کے مکروفریب کا پول کھولنے کیلئے اعلیحضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے کتاب ''تمہید ایمان'' تصنیف فرمائی۔ جس میں عوام کو ان کے دھوکے سے بچنے کی تاکید فرمائی اور بدعقیدہ لوگوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔

جائزہ

اب آیئے اپنے عقیدے کو ان بدعقیدہ مولویوں سے محفوظ رکھنے کیلئے ''تمہید ایمان'' کا جائزہ لیں۔ مجدد اعظم امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے تمہید ایمان میں چار مرحلوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اللہ عزوجل کو گالی دے، عیب لگائے یا ان کی شان میں کمی کرے وہ قطعاً کافر ہے۔

۲۔ جو کوئی ان کے کفریہ کلام کو دیکھ کر، سن کر بھی انہیں کافر نہ مانے اور بہانے بنائے۔ ان کی دوستی، استاذی، شاگردی کا لحاظ کرے وہ بھی کافر ہے۔

۳۔ ان گستاخوں نے جو کچھ اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا ہے اس کے گستاخانہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

۴۔ جو مکروفریب اور بہانے بازی یہ لوگ کرتے ہیں اس کا کوئی اعتبار نہیں وہ بہانے بازی ان کے کفر کو نہیں مٹا سکتی۔

اب ہم ان چار مراحل کو علمائے اسلام (رحمۃ اللہ علیہم) کے اقوال کی روشنی میں مختصراً بیان کرتے ہیں۔

مرحلہ نمبر ۱ اور ۲

۱۔ علمائے احناف رحمتہ اللہ علیہم کا فتویٰ!

وَالْکَافِرُ بِسَبِّ نَبِیٍّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِنَّہٗ یُقْتَلُ وَلَایُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ مُطْلَقًا وَلَوْسَبَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قُبِلَتْ لِاَنَّہٗ حَقُّ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْاَوَّلُ حَقُّ عَبْدٍ وَمَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِہٖ وَ کُفْرِہٖ کَفَرَ۔

(علامہ علاؤالدین حصکفی ''درمختار'' جلد۳ ص ۴۰۰ مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول)

انبیاء کرام (علیہم السلام) میں سے کسی بھی نبی علیہ السلام کو گالی دینے کے سبب سے کافر ہونے والے کو قتل کیا جائے گا اور اسکی توبہ کسی بھی طرح قبول نہیں کی جائے گی اور اگر اس نے اللہ عزوجل کو گالی دی ہوتی (اور توبہ کرتا تو) قبول کر لی جاتی اس لیئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے (جو توبہ سے معاف ہو جاتا ہے) اور پہلا (کسی نبی علیہ السلام کو گالی دینا تو اسے معاف کرنا یا نہ کرنا) (نبی علیہ السلام) کا حق ہے اور جو اسکے کفر اور عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

۲۔ علمائے مالکیہ رحمتہ اللہ علیہم کا فتویٰ!

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَحْنُوْنَ اِجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی اَنَّ شَاتِمَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُنْقِصُ لَہٗ کَافِرٌ وَالْوَعِیْدُ جَارٍ عَلَیْہِ بِعَذَابِ اللّٰہِ لَہٗ وَحُکْمُہٗ عِنْدَ الْاُمَّۃِ اَلْقَتْلُ وَمَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَ عَذَابِہٖ کَفَرَ۔

علامہ عیاض بن سحون موسیٰ اندلسی مالکی (''الشفاء'' جلد۲ ص ۱۹۰ مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی ملتان)۔

سیدنا محمد بن سحون رحمتہ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ علمائے کرام (رحمتہ اللہ علیہم) کا اجماع ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا، توہین کرنے والا کافر ہے

اور اس پر اللہ (عزوجل) کے عذاب کی وعید جاری ہے اور اسکی سزا تمام امت کے نزدیک، قتل ہے اور جو اسکے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

۳۔ علمائے شوافع رحمتہ اللہ علیہم کا فتویٰ!

وَ قَدْ نَقَلَ اِبْنُ الْمَنْذَرِ اَلْاِتِّفَاقَ عَلٰی اَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِیُّ (علیہ السلام) صَرِیْحًا وَجَبَ قَتْلُہٗ وَ نَقَلَ اَبُوْ بَکْرِ الْفَارِسِیْ اَحَدُ اَئِمَّۃِ الشَّافِعِیَّۃِ فِیْ کِتَابِ الْاِجْمَاعِ اَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِیَّ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مِمَّا ھُوَ صَرِیْحُ کُفْرٍ بِاِتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ فَلَوْ تَابَ لَمْ یَسْقُطْ عَنْہُ الْقَتْلَ لِاَنَّ حَدُّ قَذْفِہٖ اَلْقَتْلُ وَ حَدُّ الْقَذْفِ لَا یَسْقُطُ بِالتَّوْبَۃِ (فتح الباری ج ۱۲ ص ۲۸۱ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاھور)

اور سیّدنا ابن منذر رحمتہ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ اس پر اتفاق ہے کہ جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلے الفاظ میں گالی دی اسے قتل کرنا واجب ہے اور شافعیہ کے ایک امام سیدنا ابوبکر رحمتہ اللہ علیہ نے ''کتاب الاجماع'' میں نقل فرمایا کہ جس نے کھلے الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی تو اسکے کفر پر علماء کرام رحمہم اللہ کا اتفاق ہے اور اگر وہ توبہ کرے تو پھر بھی قتل اس پر سے ساقط نہ ہوگا (قتل کیا جائے گا) اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت کی سزا قتل ہے اور تہمت کی سزا توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔

۴۔ علمائے حنابلہ رحمتہ اللہ علیہم کا فتویٰ!

وَ مَنْ سَبَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کُفْرٌ سَوَاءٌ کَانَ مَازِحًا اَوْ جَادًّا کَذٰلِکَ مَنِ اسْتَھْزَئَ بِاللّٰہِ تَعَالٰی اَوْ بِاٰیَاتِہٖ اَوْ بِرُسُلِہٖ اَوْ بِکُتُبِہٖ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ لَئِنْ سَاَلْتَھُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ قُلْ اَ

بِاللّٰهِ وَ اٰيَاتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ۔

ترجمہ: اور جس نے اللہ عزوجل کو گالی دی وہ کافر ہے خواہ گالی مذاق میں دی ہو اور اسی طرح جس نے اللہ عزوجل کا مذاق اڑایا، یا اسکی آیتوں کا یا اسکے رسولوں کا (علیہم السلام) یا اسکی کتابوں کا، جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ان منافقوں کے بارے میں ہے، جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مقدس کا مذاق اڑایا ہو" اور اگر تم ان سے پوچھو کہ انھوں نے کیا کفر بکا ہے، تو یہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو محض مذاق کر رہے تھے۔ تم فرماؤ کہ! اللہ عزوجل اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول کا مذاق اڑا رہے تھے؟ بہانے مت بناؤ تم یقیناً ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔" (المغنی ج ۹ ص ۳۳ دار الفکر بیروت)

ابن تیمیہ کی گواہی

یہاں تک تو علمائے اسلام (رحمہم اللہ) کے فتاویٰ آپ نے پڑھے۔ اب وہابیہ کے شیخ کبیر "جناب" ابن تیمیہ کی گواہی بھی ملاحظہ فرمائیں۔

فرماتے ہیں: وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنِ سَحْنُوْنِ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى اَنَّ شَاتِمَ النَّبِيِّ (علیہ السلام) وَ الْمُنْتَقِصُ لَهٗ كَافِرٌ وَالْوَعِيْدُ جَارٍ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللّٰهِ لَهٗ وَ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْاُمَّةِ الْقَتْلُ وَ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَ عَذَابِهٖ كَفَرَ وَ تَحْرِيْرُ الْقَوْلِ فِيْهِ اَنَّ السَّابَّ اِنْ كَانَ مُسْلِمًا فَاِنَّهٗ يُكَفَّرُ وَ يُقْتَلُ بِغَيْرِ خِلَافٍ وَ هُوَ مَذْهَبُ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَ غَيْرِهِمْ۔

محمد بن سحنون (رحمتہ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا اور توہین کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی عزوجل کی وعید آئی ہے اور اس مسئلہ میں تحقیق یہ ہے کہ اگر گالی دینے والا مسلمان ہے تو بالاتفاق اسے کافر قرار دیا جائے گا اور قتل کیا

جائے گا اور یہی چاروں آئمہ وغیرہ رحمتہ اللہ علیہم کا مذہب ہے۔ (ص ۴ ۔ الصارم المسلول مطبوعہ نشر السنتہ ملتان)

توہین کے الفاظ میں نیت کا اعتبار

پیارے بھائیو! بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ توہینِ، خدا اور توہین رسول (عزوجل و ﷺ) کرنا کفر ہی ہے لیکن ان علمائے دیوبند کی نیت توہین کرنا نہیں تھی بلکہ ان کی نیت امت کی اصلاح کرنا تھی وغیرہ وغیرہ۔

پیارے بھائیو! اگر کوئی شخص توہین خدا اور توہینِ رسول کرے یعنی ایسی بات کہے جس سے توہین ہوتی ہو تو ظاہری معنی کا اعتبار کیا جاتا ہے اسکی نیت کو نہیں دیکھا جاتا۔ کیونکہ ادب وتوہین کا اعتبار عرف عام پر ہوتا ہے۔ بتایئے کیا آپ اپنے والد صاحب یا استاد صاحب کو تعریف کی نیت سے گدھا کہہ سکتے ہیں، ہرگز نہیں کیونکہ گدھا، کہنا ہماری بول چال میں توہین کا لفظ ہے۔ ہاں لفظِ شیر کہنے سے توہین نہیں ہوتی کیونکہ "شیر"، عرفِ عام میں تعریف کیلئے بولا جاتا ہے۔ بہرحال اگر آپ کہیں کہ گدھے سے میری مراد تو والد صاحب یا استاد صاحب کو شریف آدمی کہنا تھا۔ کیونکہ گدھا ایک شریف جانور ہے یعنی میری نیت توہین کرنا نہیں بلکہ تعریف کرنا تھی تو آپ کا قول نہیں مانا جائے گا۔

پتہ چلا کہ اچھی نیّت سے بھی توہین کا کلمہ کہنا توہین ہی ہے چنانچہ اچھی نیت سے بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتانا، یا اچھی نیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کو جانوروں، پاگلوں اور بچوں کے برابر بتانا، یا اچھی نیت سے اللہ عزوجل کو جھوٹا کہنا یقیناً اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ ہم اسپر علمائے اسلام (رحمتہ اللہ علیہم) کے فتاویٰ نقل کیئے دیتے ہیں۔

علامہ شامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اِنْ مَاکَانَ دَلِیْلَ الْاِسْتِخْفَافِ یُکَفَّرُ بِہٖ وَاِنْ لَمْ یَقْصُدِ الْاِسْتِخْفَافَ۔

(علامہ ابن عابدین شامی ردالمحتار جلد ۳، ص ۲۹۲، مطبع، عثمانیہ استنبول)

ترجمہ:۔ ''اگر کسی لفظ میں توہین کی دلیل ہو تو اسے کافر کہا جائے گا اگرچہ کہنے والا توہین کا ارادہ نہ کرے۔''

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اَنْ یَّکُوْنَ الْقَائِلُ لِمَا قَالَ فِیْ جِهَتِہٖ ﷺ غَیْرَ قَاصِدٍ لِلسَّبِّ وَ الْاِزْدِرَاءِ وَ لَا مُعْتَقِدَ لَہٗ وَلٰکِنَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْ جِهَتِہٖ ﷺ بِکَلِمَۃِ الْکُفْرِ مِنْ لَعْنِہٖ اَوْ سَبِّہٖ اَوْ تَکْذِیْبِہٖ اَوْ اِضَافَۃِ مَا لَا یَجُوْزُ عَلَیْہِ اَوْ نَفْیِ مَا یَجِبُ لَہٗ مِمَّا ھُوَ فِیْ حَقِّہٖ ﷺ نَقِیْصَۃٌ مِثْلُ نَسَبَ اِلَیْہِ اِتْیَانَ کَبِیْرَۃٍ اَوْ مُدَاھَنَۃً فِیْ تَبْلِیْغِ الرِّسَالَۃِ اَوْ فِیْ حُکْمٍ بَیْنَ النَّاسِ اَوْ یَغُضُّ مِنْ مَّرْتَبَتِہٖ اَوْ شَرَفِ نَسَبِہٖ اَوْ وُفُوْرِ عِلْمِہٖ اَوْ زُھْدِہٖ اَوْ یُکَذِّبُ بِمَا اشْتَھَرَ مِنْ اُمُوْرٍ اَخْبَرَ بِھَا ﷺ وَ تَوَاتَرَ الْخَبَرُ بِھَا عَنْ قَصْدِ رَدِّ خَبَرِہٖ اَوْ یَاْتِیْ بِسَفْہٍ مِنَ الْقَوْلِ اَوْ قَبِیْحٍ مِنَ الْکَلَامِ وَ نَوْعٍ مِنَ السَّبِّ فِیْ جِهَتِہٖ وَ اِنْ ظَھَرَ بِدَلِیْلِ حَالِہٖ اَنَّہٗ لَمْ یَتَعَمَّدْ ذَمَّہٗ وَ لَمْ یَقْصُدْ سَبَّہٗ اَمَّا لِجَھَالَۃٍ حَمَلَتْہٗ عَلٰی مَا قَالَہٗ اَوْ لِضَجَرٍ اَوْ سُکْرٍ اَضْطَرَّہٗ اِلَیْہِ اَوْ قِلَّۃِ مُرَاقَبَۃٍ اَوْ ضَبْطِ لِسَانِہٖ وَ عَجْرَفَۃٍ وَ تَھَوُّرٍ فِیْ کَلَامِہٖ فَحُکْمُ ھٰذَا الْوَجْہِ حُکْمُ الْاَوَّلِ اَلْقَتْلُ دُوْنَ تَلَعْثُمٍ اِذْ لَا یُعْذَرُ اَحَدٌ فِی الْکُفْرِ بِالْجَھَالَۃِ وَ لَا بِدَعْوٰی زَلَلِ اللِّسَانِ وَ لَا بِشَیْءٍ مِمَّا ذَکَرْنَاہٗ اِذَا کَانَ عَقْلُہٗ سَلِیْمًا اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَ قَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ

بِالْاِیْمَانِ۔ (الشفاء جلد۲، ص۲۰۳، ۲۰۴ مطبوعہ، عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

ترجمہ:- جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی بات کرے اور اسکا ارادہ نہ گالی دینے کا ہو نہ آپکی توہین کا، اور نہ وہ اسکا یقین کرتا ہو لیکن وہ نبی ﷺ کی شان میں ایسا کفریہ کلمہ کہے جس میں لعنت یا گالی ہو، یا آپکی تکذیب ہو، یا آپکی طرف کسی ایسی چیز کی نسبت کرے جو ناجائز ہو، یا اس چیز کی نفی کرے جو آپ کیلئے واجب (ضروری) ہو، یا وہ بات کہے جو آپ کے لئے نقص (عیب) ہو یا آپکی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت کرے، یا تبلیغ رسالت میں کچھ چھپانے کی نسبت کرے یا آپکا مرتبہ وشرف نسب یا آپکے علم کی عظمت یا آپکے زھد میں کمی بتائے یا آپکے جو اوصاف مشھورہ اور متواترہ ہیں انہیں جھٹلائے، یا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں کوئی نازیبا بات کہے جو گالی کی قسم سے ہو، اگرچہ اسکے حال سے یہ ظاہر ہو کہ وہ آپکی توہین نہیں کرتا نہ اس پر اعتماد کرتا ہے، یا اس نے جہالت کی وجہ سے کہا ہو، یا رنج وغم کی بناء پر یا نشے کی وجہ سے کہا ہو، یا زبان کی تیزی کی وجہ سے منہ سے نکل گیا ہو، یا غصے میں ایسا کہا، تو ایسے شخص کا بے شک یہ حکم ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے کیونکہ جہالت کا بہانہ کفر بکنے میں نہیں مانا جائے گا، نہ زبان کی تیزی کی وجہ سے کفر نکلنے کا دعویٰ نہ کوئی اور سبب جو بیان ہوئے (مثلاً۔ غصہ، رنج وغم، وغیرہ) جبکہ اسکی عقل درست ہو سوائے اس شخص کے جس کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا گیا ہو (جان سے مار دینے کی دھمکی وغیرہ ہو) البتہ اسکا دل ایمان پر مطمئن ہو۔

علامہ خفاجی حنفی اور ملا علی قاری (رحمتہ اللہ علیہما)

نے اس عبارت کو درست قرار دیا۔ اور یہی فتویٰ دیا۔

دیکھئے (نسیم الریاض جلد۴، ص۳۸۷، ۳۸۸، دار الفکر بیروت نیز ملا علی قاری

هروی شرح شفاء علی هامش نسیم الریاض جلد۴،ص ۳۸۷، ۳۸۸، دارالفکر)

اب ذرا انور کشمیری کی سنیے:- موصوف دارالعلوم دیوبند کے اکابر علماء میں سے ہیں۔

۱۔ اَلْمَدَارُ فِی الْحُکْمِ بِالْکُفْرِ عَلَی الظَّوَاهِرِ وَ لَا نَظَرَ لِلْمَقْصُوْدِ وَ النِّیَّاتِ وَ لَا نَظَرَ لِقَرَائِنِ حَالِهٖ (اکفار الملحدین ص ۷۳)

ترجمہ:- کفر کا حکم لگانے کا دارومدار ظاہری (لفظ وغیرہ) پر ہے کہنے والے کے مقصد ونیت اور اسکے حال وقرائن کا اعتبار نہیں جائے گا۔

۲۔ اسی میں ہے وَ قَدْ ذَکَرَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ التَّهَوُّرَفِیْ عَرْضِ الْاَنْبِیَاءِ وَ اِنْ لَّمْ یَقْصُدْ کُفْرٌ (ص ۸۶)

ترجمہ:- ''علماء بیان فرماتے ہیں کہ، انبیاء (علیھم السلام) کی شان میں گستاخی کفر ہے خواہ کہنے والا گستاخی کا ارادہ نہ کرے۔''

فتویٰ گنگوھی

کچھ اسی طرح کا فتویٰ گنگوہی صاحب نے بھی صادر فرمایا ہے موصوف، اپنی کتاب فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب (ص ۷۱-۷۲ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی) پر قلمطراز ہیں۔

کسی نے سوال کیا:......سوال:- ''جو شاعر اپنے اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صنم یا بت یا آشوبِ تُرک (بمعنی ترک محبوب) فتنۂ عرب (بمعنی عربی محبوب) باندھتے ہیں (کہتے ہیں) اسکا کیا حکم ہے۔ (بینوا وتوجروا)

جواب:- ''یہ الفاظِ قبیح بولنے والا اگرچہ معنیٰ حقیقیہ بمعانی ظاہرہ، خود مراد نہیں رکھتا بلکہ معنیٰ مجازی مراد لیتا ہے تعریف کررہا ہے مگر تاہم ایہام اہانت (گستاخی کے وہم) و

اذیتِ ذاتِ پاکِ حق تعالیٰ اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہیں۔ یہی سبب ہے کہ رب حق تعالیٰ نے لفظ ”راعنا“ بولنے سے (صحابہ) کو منع فرمایا ”انظرنا“ کا لفظ عرض کرنا ارشاد فرمایا۔ حالانکہ مقصودِ صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم اجمعین) ہرگز وہ معنیٰ کہ جو یہود مراد لیتے تھے نہ تھا، مگر ذریعہ شوخی یہود کا اور موہم اذیت وگستاخی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا لہذا حکم ہوا” لاتقولوا راعنا وقولوا انظرنا.....“

اور علی ہذا حضرات صحابہ کا پکار کر بولنا مجلس شریف آنحضرت میں بوجہ اذیت وگستاخی (معاذ اللہ) نہ تھا بلکہ حسب عادت وطبع تھا مگر چونکہ اذیت و بے اعتنائی شان والا کا اس میں ابہام تھا، یہ حکم ہوا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

ترجمہ:- ”اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچا مت کرو اور ان سے ایسے چیخ کے بات مت کرو جیسے تم آپس میں کرتے ہو، کہیں تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں شعور تک نہ ہو“

کیا صاف حکم ہے کہ اگر چہ تمہارا قصداً گستاخی نہیں مگر اس فعل سے حبط (یعنی برباد) اعمال تمہارے ہو جاویں گے۔ اور تم کو خبر بھی نہ ہوگی اور ایسا ہی حدیث میں ”تکنّی بکنیۃ ابی القاسم (ابی قاسم، کنیت رکھنا)“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات شریفہ میں منع ہوگئی تھی بوجہ اذیتِ ذات سرور عالم کے، کوئی کسی دوسرے شخص کو پکارے گا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سمجھ کر کہ کوئی مجھ کو (بلانے کا) ارادہ کرتا ہے التفات (توجہ) فرمائیں گے (”ابوالقاسم“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے)۔ حالانکہ نادی (پکارنے والا) ہرگز نیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں رکھتا.....................

الحاصل ان الفاظ میں گستاخی اور اذیت ظاہرہ ہے، پس ان الفاظ کا بکنا کفر ہوگا۔ ان کلمات کفر کے لکھنے والے کو منع کرنا شدید چاہیئے، اور مقدور ہو (قدرت ہو) اگر باز نہ آوے تو قتل کرنا چاہیے"

گنگوہی صاحب کا فتویٰ ختم ہوا۔ اس فتوے سے پتہ چلا کہ کسی کلام میں اگر گستاخی کا ہلکا سا وہم بھی ہو تب بھی وہ کفر ہوگا۔ لیکن یہ عجب تماشہ ہے کہ جب خود گنگوہی صاحب نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو چاہیئے تو یہ تھا کہ فوراً توبہ کر لیتے مگر افسوس! کہ توبہ تو نہیں کی البتہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگے کہ میرا کلام گستاخی نہیں۔ حالانکہ انکے کلام میں گستاخی کا وہم نہیں بلکہ کھلم کھلا گستاخی موجود ہے جیسا کہ آئندہ ہم ثابت کریں گے۔ پس ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص ایسا کلمہ کہے جس میں اللہ عزوجل یا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی توہین ہوتی ہو، کافر کہا جائے گا اور اسکی نیت و ارادہ نہ دیکھا جائے گا۔

مرحلہ ۳

اِن گستاخوں کی عبارتیں گستاخانہ ہیں

اب آیئے ان خبیث، ناپاک وملعون عبارتوں کی طرف جنکی وجہ سے عرب و عجم کے سینکڑوں علماء (رحمتہ اللہ علیہم) نے ان کے کہنے والوں کو کافر قرار دیا۔ اگر آپ ایمان کی آنکھوں سے دیکھیں گے تو آپ کو ان کی عبارتوں کے گستاخانہ ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں رہے گا۔

ہمیں معلوم ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رب تعالیٰ نے تمام قرآن کا علم سکھا دیا، اور قرآن پاک میں ہر چھوٹی بڑی، چھپی وظاہر شے کا علم ہے اب ذرا بتایئے کہ کیا کسی ایسی مخلوق، جس پر قرآن نازل نہیں ہوا اس کا علم حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کے علم کے برابر ہوسکتا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

تو اب جو شخص کسی "دوسرے" کو حضور ﷺ سے زیادہ علم والا بتائے اس کے بارے میں فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْہُ ﷺ فَقَد عَابَہٗ فَحُکْمُہٗ حُکْمُ السَّابِ (نسیم الریاض)

ترجمہ:۔جس نے کہا "فلاں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم ہے" تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور اسکی وہی سزا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں بکنے والے کے بارے میں ہے۔"

یعنی وہ کافر ہے، قتل کیا جائے گا۔ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ "معاذ اللہ" شیطان کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے تو اس کے کافر ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہوسکتا، لیکن آپ حیرت کریں گے کہ یہی بات ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب "براھین قاطعہ" (جو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کی تصدیق کے ساتھ شائع ہوئی) کے ص ۵۵ پر تحریر کی۔ ذرا اس ناپاک عبارت کو ایمان کی آنکھوں سے پڑھیے۔

عبارت نمبر ۱

"شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک والموت کو یہ وسعت، نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے؟" ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

ہمارے ذہین قارئین اس ناپاک عبارت میں بیان کردہ کفریات کو سمجھ گئے ہوں گے لیکن ہم طلباء و عوام کی آسانی کیلئے اس عبارت کے مشکل الفاظ کی وضاحت کر

رہے ہیں۔

علم محیط زمین کا۔	یعنی	ساری زمین کے ذرے ذرے کا علم
فخرِ عالم۔	یعنی	حضور صلی اللہ علیہ وسلم
خلاف نصوص قطعیہ کے۔	یعنی	قرآن وحدیث کے واضح احکامات کے خلاف
قیاسِ فاسدہ۔	یعنی	غلط اندازہ۔ غلط قیاس
نص۔	یعنی	قرآن وحدیث کی عبارت یا حکم

ذرا ان الفاظ کو اس ناپاک عبارت میں رکھ کر پڑھیں۔

''شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر ساری زمین کے ذرے ذرے کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بغیر کسی دلیل کے محض غلط قیاس سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟۔ شیطان و ملک الموت کو (علم کی) یہ وسعت قرآن و حدیث سے ثابت ہوئی حضور ﷺ کے علم کی اتنی وسعت پر قرآن وحدیث کی کونسی عبارت ہے۔''

یعنی کہنے کا مطلب یہ کہ۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ کہنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے ذرے ذرے کا علم ہے شرک ہے۔ انّا للّٰہِ وَاِنّاَ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ط

(۲) شیطان و ملک الموت کو زمین کے ذرے ذرے کا علم حاصل ہے، اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے، (اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس گستاخ کو شیطان کے بارے میں اتنے علم کی نص قطعی کہاں نظر آئی۔)

(۳) گنگوہی کا کہنا ہے کہ قرآن وحدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے وسیع ہونے کے بارے میں کوئی دلیل موجود نہیں۔ اس لیئے یہ کہنا'' کہ حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام شیطان وملک الموت سے افضل ہیں تو شیطان اور ملک الموت کو چونکہ زمین کے ذرے ذرے کا علم ہے اس لیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہے'' یہ بات قیاس فاسد یعنی غلط قیاس ہے۔

(۴) ثابت ہوا کہ ملک الموت وشیطان کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ معاذ اللہ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

پیارے بھائیو، آپ پڑھ چکے ہیں کہ جو کسی کو علم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کہے وہ کافر ہے۔ دیکھیئے! اس شخص نے اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب ﷺ کے علم سے زیادہ شیطان کے علم کا اقرار کیا اور یہ ایسا شدید کفر ہے کہ جو اسے نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔ کیوں کہ اس عظیم بارگاہ میں کوئی ایسا کلمہ بولنا جس سے توہین کا وہم ہی ہوتا ہو اللہ عزوجل کے ہاں قابل قبول نہیں جبکہ یہاں تو اللہ کے دشمن شیطانِ لعین کو آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم والا بتایا جارہا ہے۔ نیز ذرا تماشہ دیکھئے کہ (بقول گستاخ) اگر زمین کے ذرے ذرے کا علم شیطان کیلئے مانو تو یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور اگر اتنا ہی علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مانا جائے تو شرک حالانکہ علم کی اتنی وسعت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے ماننا شرک ہے تو شیطان کیلئے بھی ماننا شرک ہونا چاہیے۔ کہ جو چیز مخلوق میں کسی ایک کے لئے ماننا شرک ہو وہ دوسرے کے لیے ماننا بھی یقیناً شرک ہی ہے کیونکہ اللہ کے ساتھ شرک کے معاملے میں تمام مخلوقات برابر ہیں کسی کی کوئی تخصیص نہیں کہ فلاں کو ملاؤ تو شرک ہے اور فلاں کو ملاؤ تو شرک نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں۔ اور پھر جب ان حضرات سے توبہ کا مطالبہ کیا گیا تو راہ فرار اختیار کر لی اور اس کا جواب نہ دیا۔ افسوس! کہ موصوف اپنے کفر سے توبہ کیئے بغیر ہی دار فانی سے کوچ کر گئے لیکن آج ان کے پیروکاروں کو غیر جانبدار رہ کر سوچنا چاہیے اور موصوف کی حمایت میں اپنے ایمان کو داؤ پر نہیں لگانا چاہیے۔

پیارے بھائیو! مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لامحدود علم غیب سے بعض علم غیب عطا فرمایا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:۔

وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (کنزالایمان آیت نمبر پارہ ۳۰، سورۃ تکویر)

ترجمہ: ''اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب بتانے میں بخل نہیں فرماتے''۔

البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بعض علم غیب کے جاننے میں اللہ عزوجل کے محتاج ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بعض علم غیب، اللہ عزوجل کے علم کے برابر ہرگز ہرگز نہیں! بلکہ یہ ''بعض علم غیب''، اللہ عزوجل کے علم کے مقابلے میں اتنا بھی نہیں جتنا کہ کروڑوں سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔ ہاں! اللہ عزوجل کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام مخلوق میں سب سے زیادہ ہے اور مخلوقات میں شیطان و ملک الموت بھی شامل ہیں لہذا حضور ﷺ ان سے بھی زیادہ علم والے ہیں۔ یہاں تک کے دیگر مخلوق کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔

پیارے بھائیو! ان گستاخوں کی گستاخیاں بڑھتی ہی چلی گئیں یہاں تک کہ ایک گستاخ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بعض ''علم غیب'' پر طعن کیا گیا بلکہ ایک گستاخ نے تو ایسی شدید ناپاک عبارت حضور ﷺ کی توہین میں لکھی جسے پڑھ کر آپکا دل شدتِ غضب سے خون کے آنسو رونے لگے گا۔

اس گستاخ کی عبارت کے مشکل الفاظ کا ترجمہ قوسین میں درج کررہے ہیں، لکھتا ہے۔

عبارت نمبر ۲

''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو (یعنی حضور

ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا ہے) اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ (غیبی علوم) مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمرو بلکہ ہر صبی (بچے)، مجنون (پاگل) بلکہ جمیع (تمام) حیوانات و بہائم (جانوروں) کیلئے بھی حاصل ہے"۔ (حفظ الایمان، ص ۸، مصنف اشرفعلی تھانوی)

اس ملعون کلام کو سمجھنا بالکل دشوار نہیں عام سمجھ بوجھ رکھنے والا بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اس گستاخ کے کہنے کے مطابق بعض علم غیب صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو نہیں بلکہ ایسا کچھ علم تو (معاذ اللہ) بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ گویا بقول گستاخ تمام جانور، جن میں گدھے، کتے اور خنزیر بھی شامل ہیں، اور پاگل بھی علم کی بعضیت میں حضور ﷺ کے برابر ہو گئے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر بعض علم غیب ملا بھی ہے تو اس میں حضور ﷺ کا کیا کمال و خصوصیت، کیونکہ اسی طرح "کچھ نہ کچھ علم غیب" تو۔۔۔۔ کو بھی حاصل ہے۔ (معاذ اللہ)۔

حالانکہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو بعض علم غیب عطا فرمایا اسکا اندازہ لگانا انسان کے بس سے باہر ہے، اس بعض علم غیب کی وسعت کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

علم غیب کے متعلق چند دلائل

پیارے بھائیو! اس بات کو ہر مسلمان جانتا اور مانتا ہے کہ اللہ عزوجل کی آخری کتاب قرآن مجید ہے اور قرآن پاک میں ہر شے کا بیان ہے۔ خود اللہ عزوجل قرآن پاک کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

"وَلَا رَطۡبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ'

اور کوئی خشک و تر چیز ایسی نہیں جو قرآن میں نہ ہو۔ (کنز الایمان، الانعام، ۵۹)

پتہ چلا کہ قرآن عظیم میں ہر شے کا بیان موجود ہے۔ اور یہ بات بھی ہر مسلمان جانتا اور مانتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سارا قرآن پاک اپنے پیارے حبیب ﷺ کو سکھایا۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ عیلہ وسلم کو پورے قرآن پاک کا علم حاصل ہے اور قرآن میں چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات کا بیان موجود ہے پس ثابت ہوا حضور ﷺ کو ہر چھوٹی و بڑی بات کا علم اللہ عزوجل نے عطا فرمایا یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ خود صاحب قرآن پاک محمد مصطفیٰ ﷺ ارشاد فرمارہے ہیں دیکھئے بخاری شریف کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ۔

قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَ ذَكَرَ اَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا اُمُوْرٌ عِظَامٌ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يُحِبُّ اَنْ يَّسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْ عَنْهُ فَوَ اللّٰهِ لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْنَ مَدْخَلِيْ قَالَ النَّارُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ اَبْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ كَثُرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ سَلُوْنِيْ.........

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا، اور بتایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے امور ہونگے، پھر فرمایا جو شخص مجھ سے جو بات بھی پوچھنا چاہے پوچھ لے خدا کی قسم! جب تک میں یہاں کھڑا ہوں تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھوگے میں تمہیں اسکا جواب ضرور دونگا، چنانچہ ایک (منافق) شخص کھڑا ہوا اور پوچھا میرا ٹھکانہ کہاں ہے، فرمایا، جہنم میں۔۔۔۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے عرض کیا، ''میرا (اصلی) باپ کون ہے'' فرمایا، حذافہ پھر بار بار فرماتے رہے ''پوچھو پوچھو''۔ اس کی مثل حدیث امام مسلم نے اپنی کتاب (مسلم شریف) میں نقل فرمائی ہے۔

دیکھئے جنت میں ٹھکانہ ہوگا کہ جہنم میں، اس کا پتہ تو قیامت کے دن چلے گا، آج یہ بات غیب ہے، لیکن ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خبر دی اور کیوں

نہ ہو کہ بذات خود ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَانَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَ اِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ۔ ترجمہ:- بے شک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا کو رکھ دیا ہے پس میں اسکی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اسے ایسے دیکھ رہا ہوں جیسا اپنے ہاتھ کی اس ہتھیلی کو۔ (مجمع الزوائد مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

بے شک ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے جو بعض علم غیب عطا فرمایا ہے اسکی حدود متعین کرنا قوت بشری سے باہر ہے دیکھیے ''بخاری شریف کتاب بدء الخلق'' میں کیسا صاف بیان موجود ہے۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:-

قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ وَ اَھْلُ النَّارِ مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَہٗ وَ نَسِیَ مَنْ نَسِیَہٗ ترجمہ:- ''ہمارے درمیان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمیں مخلوقات کی پیدائش (ابتداء) کے بارے میں بتایا۔ یہاں تک کہ جنتی اپنے ٹھکانوں پر اور دوزخی اپنے ٹھکانوں پر پہنچ گئے اسے جس نے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔''

پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جب سے مخلوق بنی اس وقت سے لیکر آئندہ قیامت تک کے واقعات کی خبر دے دی یہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کردہ ''بعض علم غیب'' کی ایک جھلک ہے۔ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین ﷺ میں امام مسلم رضی اللہ عنہ سے بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ ہے اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَئَیْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَھَا ترجمہ:- بے شک

اللہ عزوجل نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے میں نے اسکے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔

اب ذرا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے "بعض علم غیب" کی وسعتوں پر ایک اور گواہی جلیل القدر صحابی ابوذر (غِفاری) رضی اللہ عنہ سے سُنئے:۔

لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ مَا يُحَرِّكُ طَائِرٌ جَنَاحَيْهِ اِلَّا ذَكَرَنَا مِنْهُ عِلْمًا ترجمہ: ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال پر چھوڑا کہ کوئی پرندہ اپنے پر بھی نہیں ہلاتا مگر ہمیں اسکا علم بتادیا۔ (مسند امام احمد بن حنبل، براویت ابوذر غِفاری)۔

اسی بعض علم غیب کی وسعت کا بیان کرتے ہوئے سیدنا امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں عرض کرتے ہیں:۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَ ضَرَّتَهَا وَ مِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

"اور بے شک دنیا و آخرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے کرم سے ہے اور لوح و قلم کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں سے ایک حصہ ہے"۔

اس شعر کی شرح میں سیدنا ابراہیم بیجوری فرماتے ہیں:۔

فَاِنْ قِيْلَ اِذَا كَانَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ بَعْضَ عُلُوْمِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَا الْبَعْضُ الْاٰخَرُ اُجِيْبَ بِاَنَّ الْبَعْضَ الْاٰخَرَ هُوَ مَا اَخْبَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَةِ لِاَنَّ الْقَلَمَ اِنَّمَا كَتَبَ فِى اللَّوْحِ مَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ ترجمہ: اگر کہا جائے کہ جب لوح و قلم کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا باقی علم کس کے بارے میں ہے (کیونکہ لوح و قلم میں پوری دنیا کے اوّلین و آخرین کے حالات لکھ دیئے ہیں تو اب باقی کیا بچا) اسکا جواب یہ دیا جائیگا کہ وہ باقی علوم آخرت کے بعض

حالات سے متعلق ہیں جسکی خبر اللہ عزوجل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے کیونکہ لوح وقلم نے تو صرف قیامت تک کا علم ہی لکھا ہے (اسکے بعد آخرت کے معاملات لوح میں نہیں ہیں، لیکن انکے بعض معاملات کا علم بھی حضور ﷺ کو عطا ہوا)۔

پیارے بھائیو! یہ جو کچھ لکھا بطور نمونہ ہے اور ان دلائل کا ایک فیصد بھی نہیں جو شرق وغرب کے علمائے متقدمین ومتأخرین نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب شریف کی وسعت پر تحریر فرمائے تفصیل کیلئے دیکھیں جاء الحق، خالص الاعتقاد اور الدولۃ المکیہ۔ وغیرھا

پیارے بھائیو! اگر انصاف سے دیکھیں تو اتنا کچھ اطمینان قلب کیلئے کافی ہے اور یہ تو اہل ِ ایمان کی گواہیاں تھیں، حالانکہ یہ گستاخ جن کا تذکرہ ہو رہا ہے، جب تک انگریز کے ہاتھوں بکے نہ تھے اسوقت یہی کچھ مانتے تھے بلکہ کتابوں میں لکھتے تھے۔ مثلاً رشید احمد گنگوہی "لطائف رشیدیہ" میں ص، ۲۷ پر لکھتا ہے۔ "انبیاء علیھم السلام کو ہر دم (ہر وقت) مشاہدہ امور غیبیہ (غیبی امور کا مشاہدہ) اور تیقظ (اللہ کے دربار میں حاضر ہونا) میسر رہتا ہے۔ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلاً وَ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا (ترجمہ: اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے) اور فرمایا اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ ۔ (میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے)" (انوار غیبیہ ص ۳۲)۔

نیز دیوبندیوں کے "مایۂ ناز امام" اشرفعلی تھانوی تکمیل الیقین (مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ پریس ص ۱۳۵) پر لکھتے ہیں۔

"شریعت میں وارد ہوا ہے کہ رسل علیھم السلام واولیاء رحمھم اللہ غیب اور آئندہ کی خبر دیا کرتے ہیں کیونکہ جب خدا غیب، اور آئندہ کے حوادثات کو جانتا ہے اس لئے کہ ہر حادث اسکے علم سے، اسی کے ارادے کے متعلق ہونے سے، اسی کے فعل سے پیدا

ہوتا ہے، تو پھر اس سے کون امر مانع ہوسکتا ہے کہ یہی خدا ان رسل علیھم السلام و اولیاء میں سے جسے چاہے اسے غیب یا آئندہ کی خبر دے دے اگر چہ ہم اسکے قائل ہیں کہ فطرت انسانی کا یہ مقتضیٰ (تقاضہ) نہیں کہ وہ بذاتہ (خود بخود) اور خود مغیبات (غیبوں) میں سے کسی شئے کو جان سکے، لیکن اگر خدا بھی کسی کو بتادے تو اسے کون روک سکتا ہے اور پھر وہ لوگ اوروں کو خبر دے دیتے ہیں ان میں سے کوئی ایسا نہیں، جو بذاتہ علم غیب کا دعویٰ کرتا ہو چنانچہ شریعت محمدیہ بالذات علم غیب کے دعویٰ کرنے کو اعلیٰ درجے کے ممنوعات میں شمار کرتی ہے اور جو اسکا دعویٰ کرے اسے کافر بتاتی ہے"

اکابرین دیوبند کے مربی قاسم نانوتوی "تحذیر الناس ص ۴" پر لکھتے ہیں "علومِ اوّلین مثلاً اور ہیں، اور علومِ آخرین اور، لیکن وہ سب علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مجتمع (جمع) ہیں اسطرح سے کہ عالم حقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور انبیاء باقی اور اولیاء بالعرض ہیں۔"

پیارے بھائیو عالمِ حقیقی، اللہ عزوجل ہے۔ بہر حال! دیکھا آپ نے "بعض علم غیب" کی ایک ادنیٰ جھلک بھی کسقدر وسیع ہے اب اگر کوئی ایسے "عظیم الشان علم غیب" کو معاذ اللہ جانوروں یا پاگلوں یا شیطان کے علم کی مثل یا ان کے علم جتنا قرار دے وہ کسقدر ظالم ہے وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْكَرِيْمِ

اے غیور مسلمانو! آپ نے دیکھا کتنی توہین آمیز اور ایمان سوز عبارت ہے۔ کیا جو علم میں نبی اور جانور دونوں کے برابر سمجھے وہ مسلمان ہوسکتا ہے واللہ! ہرگز نہیں اور جو اس کفریہ عبارت کے ماننے والے کو کافر نہ مانے بلکہ اس کے ظاہری علم وفن یا استاذی وشاگردی کا لحاظ کرے وہ بھی مسلمان نہیں رہ سکتا ہے ابھی آپ نے ساری امت کے علماء کا فتویٰ سنا کہ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ: ترجمہ:۔ "جو اس کے کافر ہونے اور عذاب کا مستحق ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔"

پیارے بھائیو! کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ کوئی شخص آپ کا کلمہ پڑھے اور آپ کو ''رسول اللہ'' کہے، کیا آپ اپنے آپ کو ''رسول اللہ'' کہلوا کر خوش ہونگے یا اس کلمہ پڑھنے والے کو جوتا رسید کریں گے، اسے شاباش دیں گے یا بُرا بھلا کہیں گے؟ یقیناً کوئی بھی اُمّتی اپنے آپ کو ''رسول'' کہلوانے کا سوچ بھی نہیں سکتا اور جو بد بخت ایسی خواہش کرے اسکے ایمان کی حقیقت کے بارے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

لیکن بدقسمتی سے تبلیغی جماعت کی گستاخیوں کے اس سلسلے کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ ''جناب'' اشرفعلی صاحب نے اپنے مرید کو ''اشرف علی رسول اللہ'' کہنے پر تسلی دی اور اس پر مسرّت کا اظہار فرمایا۔ دیکھئے (رسالہ الامداد، ص ۳۴، ۳۵، بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ھ، ج ۳، از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون)۔۔۔

مرید کا بیان ہے...... ....لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے......(تفصیل کے لئے عکس ملاحظہ فرمائیں)۔

پیارے بھائیو! اب ذرا آگے چلئے اور دیکھئے کہ اس تبلیغی جماعت کے رہنماو اکابر کیا کیا گل کھلاتے ہیں۔ کیا آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں شک کر سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے آپ کا جواب نفی میں ہوگا۔ یعنی ہرگز نہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہرگز نہیں آ سکتا۔

آیئے اب ہم آپ کا تعارف ایک ایسی شخصیت سے کرواتے ہیں جس نے یہ دعویٰ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کسی نئے نبی بلکہ ہزاروں انبیاء کے آنے کی گنجائش ہے اور نئے نبیوں کے آنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ (حالانکہ ایک معمولی سمجھ بوجھ والا بھی یہ بات آسانی سے

سمجھ سکتا ہے کہ آخری نبی ہونے کا مطلب ہی یہی ہے کہ ان کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا البتہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے نہ کہ نئے نبی کی حیثیت سے، کیونکہ نبوت تو انہیں پہلے ہی مل چکی ہے)۔ اس شخصیت کا تعلق بھی فرقہ وہابی دیوبندی سے ہے اور یہ بھی تبلیغی جماعت کے اکابرین سے ہے۔ اس کا نام محمد قاسم نانوتوی ہے اسکی بدنام زمانہ کتاب جس کا نام تحذیر الناس، ہے یہ کتاب ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۴ء میں چھپی، اس کے صفحہ نمبر ۲۸ پر یہ صاحب لکھتے ہیں:۔

عبارت نمبر ۲

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"

اس عبارت کے مشکل الفاظ کا ترجمہ:

بعد زمانہ، نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	یعنی	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد
خاتمیت محمدی	یعنی	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا

اب ذرا اس ترجمے کو عبارت میں رکھ کر پڑھیئے۔

" اگر بالفرض حضور (ﷺ) کے زمانے کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے پھر بھی حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہ آئے گا۔"

اس گستاخ کی بات کا مطلب یہ ہے کہ!

"حضور صلی اللہ عیلہ وسلم کے مبارک زمانے کے بعد اگر کوئی نیا نبی آئے تو یہ

جائز وممکن ہے اور اسطرح سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔"

پیارے بھائیو! ساری امت جانتی ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں اور اب کوئی نیا نبی ہرگز ہرگز نہیں آسکتا۔ جو کسی نئے نبی کے آنے کو جائز مانے کافر ہے۔

چند دلائل ختم نبوت

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر قرآن پاک سے دلائل:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ترجمہ: "محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور اور سب نبیوں کے آخر۔ (کنزالایمان، رکوع ۲، احزاب، ۴۰، پ۲۲)

پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں نیز۔

(۲) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔" (کنزالایمان، آیت نمبر ۳ رکوع ۵ مائدہ پارہ ۶)

پتہ چلا کہ دین مکمل ہو گیا نعمت تمام ہو گئی اب نہ کسی نئے دین کی گنجائش باقی ہے نہ کسی نئے نبی کی۔

(۳) وَ مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ترجمہ: "اور بے شک ہم نے تمہیں (اے محبوب) تمام لوگوں کیلئے

بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"۔

(کنز الایمان، سبا، ۲۸ رکوع ۹، پ ۲۲،)

چونکہ حضور (ﷺ) تمام لوگوں کیلئے نبی و رسول ہیں اس لئے کسی نئے نبی کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

احادیث سے دلائل

(۱) وَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ترجمہ: "اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں"

(بخاری ج ا ص ۴۹۱ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(۲) اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی غَیْرَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا) "کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ (علیہ السّلام) کیلئے حضرت ہارون (علیہ السّلام) البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(بخاری ج ۲، ص ۶۳۳، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(مسلم ج ۲، ص ۶۷۸، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(مسند امام احمد ج ا۔ ص ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۷۷ مطبوعہ بیروت مکتب اسلامی)

(ترمذی ص ۵۳۵، ۵۳۴، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(ابن ماجہ ص ۱۲، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(الاحسان بترتیب ابن حبان ج ا ص ۱۴۱ دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۳) اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لَا نَبِیَّ

ترجمہ: "بے شک نبوت اور رسالت منقطع ہو گئی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ

نبی"۔(جامع ترمذی ص ۱۳۳۱ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت خانہ کراچی)
(مسند احمد ج ۳ ص ۱۲۶۷ مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت)
(المستدرک ج ۴۔ص ۳۹۱ مطبوعہ دار الباز للنشر التوزیع مکہ مکرمہ)
(المصنف لابن ابی شیبہ ج ۱۱ ص ۵۳۔ادارۃ القرآن کراچی)

بہر حال

میرے مسلمان بھائیو! ختم نبوت کے منکروں نے جو کچھ کیا وہ ہمارے لئے کوئی انوکھی بات نہیں کیونکہ ہمیں چودہ سو سال پہلے ہی ہمارے آقائے نامدار ﷺ نے اس بات کی خبردے دی تھی کہ میرے بعد کچھ لوگ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) وَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔
(جامع ترمذی۔ص ۳۲۳ مطبوعہ نور محمد کا خانہ تجارت کتب کراچی)

ترجمہ:"اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہونگے جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

یہ حدیث مندرجہ ذیل کتابوں میں مختلف علماء نے روایت کی ہے
(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۲۲۸، مطبع مجتبائی پاکستان۔)
(مسند احمد ج ۵ ص ۲۷۸ مکتب اسلامی بیروت۔)
(دلائل النبوۃ (بیہقی)۔ج ۶ ص ۴۸۰۔دار الکتب العلمیہ بیروت۔)

(۲) اَنَا اٰخِرُ الْاِنْبِيَاءِ وَ اَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ وَ هُوَ خَارِجٌ فِيْكُمْ لَا مَحَالَةَ (اِلٰى قَوْلِهٖ (صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم) اَنَّهٗ سَاَصِفُهٗ لَكُمْ لَمْ يَصِفْ اِيَّاهُ

نَبِیٌّ قَبْلِیْ اَنَّہٗ یَبْدَءُ فَیَقُوْلُ اَنَانَبِیٌّ وَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ
(سنن ابن ماجہ ص ۲۹۸۔ نور محمد تجارت کتب کراچی۔)

"(فرمایا) میں آخری نبی اور تم آخری امت ہو یقیناً دجال تم میں ظاہر ہوگا۔ میں عنقریب اسکی ایک علامت تمہیں بتاؤں گا کہ وہ علامت کسی نبی نے مجھ سے پہلے بیان نہیں کی، وہ یہ کہ ابتداءً وہ کہے گا میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(۳) اَنَا مُحَمَّدٌ نَبِیٌّ اُمِّیٌّ قَالَہٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ
(مسند احمد ج ۲ ص ۲۱۲، ۲، ۱۷۲۔ مکتب اسلامی بیروت)

ترجمہ: "میں محمد نبی امّی ہوں (اسے تین بار ارشاد فرمایا) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

پیارے بھائیو! دیکھا آپ نے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا بالکل یقینی اور قطعی ہے لیکن "نانوتوی" نے اپنی ملعون عبارت سے اس عقیدے میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی چنانچہ اس عبارت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دجّال لعین مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا اعلان کر دیا اور دلیل کے طور پر قاسم نانوتوی کی مذکورہ بالا عبارت پیش کر دی کہ جناب میں نبی ہوں اور میرے نبی ہونے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

پیارے بھائیو! یہ تھے وہ حالات جو اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے دور میں پیدا ہو چکے تھے۔ کوئی اللہ عز وجل کو جھوٹا کہہ رہا تھا، کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کر رہا تھا۔ کوئی بذات خود نبی ہونے کا دعویدار تھا، تو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں اور جانوروں کے برابر یا مثل کہہ رہا تھا معاذ اللہ۔ ان سب کا مقصد ایک ہی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت مسلمانوں کے دل سے نکال لی جائے تا کہ مسلمانوں کے دل ایمان سے ایسے خالی کر لئے جائیں جیسے موت کے بعد جسم روح سے خالی ہو جاتا ہے۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد ﷺ اسکے بدن سے نکال دو

ایسے وقت میں جب سارے ہندوستان میں انگریز کے اشارے پر یہ سازشیں زوروں پر تھیں عوام وخواص کی آنکھیں امام اہلسنت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف لگی ہوئی تھیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان گستاخوں کو سمجھایا خوف خدا عزوجل اور عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یاد دلانے کی کوشش کی۔ اگر یہ لوگ اپنی گستاخانہ عبارتوں سے توبہ کرلیتے تو یہ انہی کے حق میں بہتر تھا۔ مگر افسوس! کہ یہ لوگ اپنی کتابوں سے یہ کفریہ عبارتیں نکالنے اوران سے توبہ کرنے پرراضی نہ ہوئے حالانکہ ایک عام شخص بھی سمجھانے پر اپنی غلطی کا اقرار کرہی لیتا ہے۔ یہ لوگ تو پھر علماء کہلاتے تھے اگر یہ اپنی غلطی کا اقرار کرکے توبہ کرلیتے توامت مسلمہ ایک نئے فتنے سے بچ جاتی لیکن افسوس! ایسا نہ ہوسکا۔

چنانچہ اب امام اہلسنت امام احمد رضا علیہ الرحمہ ان گستاخوں کے بارے میں شرعی حکم بیان کرنے پر مجبور ہوگئے۔ ہمارے قارئین پڑھ آئے ہیں کہ خدا و رسول عزّ وجل و ﷺ کے گستاخ کا شرعی حکم کیا ہے، جی ہاں وہ کافر ہے اور ایسا کافر کہ جو اسے کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔

چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب ''اَلمعتَقد المنتَقد'' کے حاشیے میں (جس کا نام المعتمد المستند ہے) مندرجہ ذیل ۵ گستاخوں کے بارے میں کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔

(۱) قاسم نانوتوی دیوبندی کو ختم نبوت کے انکار کے سبب
(۲) رشید احمد گنگوہی دیوبندی کو اور
(۳) خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم میں

شیطان سے کم ماننے کے سبب۔

(۴) اشرف علی تھانوی دیوبندی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم میں جانوروں اور پاگلوں کے برابر ماننے کے سبب۔

مندرجہ ذیل بالا چار افراد تبلیغی جماعت کے معتمد اور بزرگ ترین، اکابرین ہیں۔

(۵) مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت کے جھوٹے دعویٰ کے سبب۔

اس کے بعد ان گستاخوں کے بارے میں کفر کا فتویٰ علمائے حرمین (عرب شریف کے علماء رحمھم اللہ) کے پاس بھیجا گیا ان لوگوں نے اسکی تصدیق فرمائی اور اس پر امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے ان علمائے کرام رحمھم اللہ کی تصدیقات کو اپنے فتویٰ سمیت (۱۳۲۴ھ تیرہ سو چوبیس) میں شائع فرمایا اور اس کا نام "حُسَامُ الْحَرَمَین عَلیٰ منحر الکفر و المین" رکھا۔ اس فتوے اکی حمایت اور تصدیق متحدہ ہندوستان کے ڈھائی سو سے زائد علمائے اسلام رحمھم اللہ نے بھی کی اور اعلحضرت رحمۃ اللہ علیہ کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔

ڈھائی سو سے زائد علمائے اسلام رحمھم اللہ کی ان تصدیقات کو مولانا حشمت علی خان رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے "الصوارم الهندية" کے نام سے شائع کیا۔ ان علمائے کرام ﷫ کے نام اس کتاب کے آخر میں ملاحظہ کریں۔

امام اہلسنت ﷜ کی شرعی مجبوری

پیارے بھائیو! امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی مجبوری کے عالم میں ان گستاخوں کے بارے میں شرعی حکم بیان فرمایا تھا۔ کیونکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس

وقت ہندوستان بھر کے علماء وعوام کی نگاہوں کا مرکز تھے۔ اس صورت میں آپ رحمتہ اللہ علیہ پر لازم تھا کہ آپ دین متین اور عظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسداری کیلئے اپنا فرضِ منصبی ادا فرماتے۔ چونکہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوری امت کا ایک ہی فیصلہ ہے کہ" وہ شخص کافر ہے، نیز جو اسے کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے" چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ انہیں کافر لکھنے پر مجبور ہو گئے۔ اسی مجبوری کی طرف مرتضیٰ حسن دربھنگی دیوبندی نے بھی اشارہ کیا ہے موصوف دارالعلوم دیوبند کے شعبہ تبلیغ کے ناظم تعلیمات تھے۔ لکھتے ہیں "اگر (مولانا احمد رضا) خان صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سمجھا (یعنی گستاخ رسول) تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ انہیں کافر نہ کہتے تو خود کافر ہوجاتے"۔

نیز ذیل میں ہم بطور نمونہ اکابر علمائے دیوبند کے چند فتاوے پیش کرتے ہیں جو امام اہلسنت کے فتوے کی تائید کرتے ہیں۔

دیوبندی فتاوی!

(۱) جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم (جانوروں) ومجانین (پاگلوں) کے علم کے برابر سمجھے یا کہے، وہ قطعاً کافر ہے۔ (المہند، ص ۳۰، از خلیل احمد انبیٹھوی وعلمائے دیوبند)

(۲) جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر صبیان (بچوں) ومجانین (پاگلوں) وبہائم (جانوروں) کو کہے وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے جہنمی ہے۔
(اشد العذاب، ص ۱۴، از مرتضیٰ حسن دربھنگی)

مزید فرماتے ہیں ’’ تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ (مولانا احمد رضا) خاں صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے، جو ایسا کہے (جیسا کہ نانوتوی نے ’’تحذیر الناس‘‘ اور تھانوی نے ’’حفظ الایمان‘‘ میں اور انبیٹھوی نے ’’براہین قاطعہ‘‘ میں کہا ہے) وہ کافر ہے، مرتد ہے، ملعون ہے، لاؤ ہم بھی تمہارے فتویٰ پر دستخط کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے، وہ خود کافر ہے‘‘۔ (اشد العذاب ص ۱۲، ۳۱)

ان صاحبان کی ان عبارات سے بات مزید واضح ہوگئی کہ کفریہ فتویٰ ذاتی دشمنی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ پر عالم دین ہونے کی حیثیت سے انہیں کافر کہنا ضروری تھا تا کہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا فرض کماحقہ ادا کر سکیں اور آئندہ کسی گستاخ کو ہمارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی جرات نہ ہو۔

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفیٰ ﷺ — اس امام اہلسنت پہ لاکھوں سلام

ایک غلط فہمی کا ازالہ

پیارے بھائیو! تبلیغی جماعت اور گروہ وہابیہ کے سرخیل مولوی اسماعیل دہلوی جسے انکے پیروکار ’’شہید‘‘ کے لقب سے یاد کرتے ہیں، نے اپنی بدنام زمانہ کتاب ’’تقویۃ الایمان‘‘ میں اللہ عزوجل کے پیارے انبیاء کرام علیہم السلام اور بزرگان دین رحمہم اللہ کی شان میں بے حد گستاخیاں کیں اور سچے مسلمانوں کو بے محابہ، بیک جنبش قلم کافر ومشرک قرار دیا جسکی وجہ سے تحریک آزادی ہند ۱۸۵۷ء کے ہیرو حضرت سیدنا علامہ فضل حق خیر آبادی (رحمۃ اللہ علیہ) نے اسماعیل دہلوی کے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔

اور فرمایا تھا مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ۔ ترجمہ: جو اسکے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔

نیز دیگر اکابر علمائے اہل سنت رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اس کتاب کا رد بڑی شد و مد کے ساتھ تحریر کیا تھا اور ایسا ہونا بھی چاہئے تھا۔ ذیل میں ''تقویۃ الایمان'' کی چند عبارات پیش کرتے ہیں جس سے مصنف کی ذہنیت اور علامہ فضل حق خیر آبادی (ﷺ) کے فتویٰ تکفیر کی وجہ سمجھنے میں مدد مل سکے گی۔

دہلوی مذکور، سرکار دو عالم (ﷺ) اور مولیٰ علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) کے بارے میں لکھتا ہے

''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار (مالک) نہیں''

(تقویۃ الایمان ص ۲۸ مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور)

اسی کتاب میں آگے چل کر لکھتا ہے

''سارا کاروبار جہاں کا اللہ کے چاہنے سے ہوتا ہے، رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا''

(ایضاً ص ۹۶)

بلکہ ایک بات تو ایسی لکھی جسے پڑھ کر ایک مؤمن کا کلیجہ لرز جاتا ہے اور دل پکار پکار کر یہ کہتا ہے کہ یہ الفاظ کسی مؤمن کی زبان و قلم سے جاری نہیں ہو سکتے۔ موصوف، انبیاء علیہم السلام، اولیاء ﷺ اور کفار و مشرکین میں کسی قسم کا فرق کئے بغیر کیا گل افشانی فرماتے ہیں،

''ہر مخلوق میں بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے''

(تقویۃ الایمان صفحہ ۱۳)

صاف ظاہر ہے کہ یہ چھوٹائی یا بڑائی قد کاٹھ کے لحاظ سے نہیں بلکہ اللہ ﷻ کے دربار میں درجات کے لحاظ سے ہے اور یہ بات تو بچہ بچہ جانتا ہے کہ مخلوق میں سب سے بڑا درجہ انبیاء کرام علیہم السلام کا ہے اور حضرت نے انہیں کے بارے میں کیسی توہین آمیز بات کی۔

اسکے علاوہ ۱۳۰۰ سال کے تمام مسلمانوں کو اپنے عجوبہ روزگار فتوے کے ذریعے دین اسلام سے خارج قرار دیا اور صاف صاف کافر و مشرک ٹھہرایا مثلاً

"جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے (جیسا کہ سلسلہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ غرض تمام عالم اسلام میں رائج ہے کہ بزرگان دین کو اللہ ﷻ کی مدد کا مظہر سمجھتے ہوئے انہیں مدد کیلئے پکارتے ہیں اور ایسا کرنا شرعاً درست ہے) اور دور و نزدیک سے پکارا کرے یا اس کی صورت کا خیال باندھے اور یوں سمجھے کہ جب میں اس کا نام لیتا ہوں، زبان سے یا دل سے یا اس کی صورت کا یا اس کی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اس کو خبر ہو جاتی ہے اور اس سے میری بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو کچھ مجھ پر احوال گزرتے ہیں جیسے بیمار و تندرستی کشائش و تنگی، مرنا، جینا، غم و خوشی سب کی ہر وقت اسے خبر رہتی ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے۔

سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں خواہ عقیدہ انبیاء اولیاء سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادے سے خواہ بھوت و پری سے (یعنی اللہ ﷻ کے پیاروں اور دشمنوں میں کوئی فرق نہیں) پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے خواہ اللہ کے دیئے سے۔ غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوگا۔" (گویا اللہ ﷻ کی عطا کا انکار کر دیا) (تقویۃ الایمان ص ۲۲ مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور)

موصوف کے اس فتوے سے اکابرین امت حتیٰ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک معاذ اللہ غیر مسلم قرار پاتے ہیں اور اس طرح کے فتوے انکی اس کتاب میں حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ آپ حیرت کریں گے کہ اس شخص نے جھوٹ کو اللہ تعالیٰ کی صفت

قرار دیا دیکھئے (رسالہ یک روزہ، ص ۱۷)۔

دیوبندی حضرات سے جب اس کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے تو جواب کچھ یوں ملتا ہے کہ اگر اللہ ﷻ جھوٹ پر قادر نہ مانا جائے بندوں کی قدرت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بڑھ جائے گی اسلئے اللہ ﷻ کو جھوٹ پہ قادر مانا جاتا ہے۔

حالانکہ بندے تو گناہ بھی کرتے ہیں مثلاً چوری، شراب خوری، بدکاری وغیرہ نیز بندے شادی بھی کرتے ہیں اور اولاد بھی پیدا کرتے ہیں حتیٰ کہ خودکشی بھی کرتے ہیں تو کیا یہ افعال کرنے سے بندے کی قدرت اللہ ﷻ کی قدرت سے بڑھ جائے گی اور اگر خدا کو بھی ان تمام پہ قادر مانا جائے تو کیا ایسی ہستی کو خدا کہا جا سکتا ہے؟

آپ ہی بتائیے کیا اللہ تعالیٰ خودکشی کر سکتا ہے؟ کیا اپنے جیسا دوسرا خدا پیدا کر سکتا ہے؟...... ....۔

بات دراصل یہ ہے کہ جھوٹ، چوری، خودکشی، شراب خوری وغیرہ افعال عیب ہیں اور اللہ ﷻ ہر عیب سے پاک ہے۔ لیکن یہ بات وہابیوں، دیوبندیوں اور تبلیغی جماعت والوں کو کون سمجھائے!

انہی حضرت نے اپنی کتاب "صراط مستقیم" میں اللہ کے محبوب سید کونین حضور تاجدار مدینہ ﷺ کی بارگاہِ مقدسہ میں گستاخی کرتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے وہ آپ بھی اپنی آنکھوں سے پڑھ لیجئے "زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ کا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے" (صراط مستقیم، ص ۱۳۶،)

عبارت واضح ہے آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔ اپنے دل سے پوچھئے کیا اگر نماز میں آپ کیا خیال سرکار دو عالم ﷺ کی طرف چلا جائے اور آپ اپنے پیارے آقا ﷺ کی اس پیاری سنت کو انکی محبت میں ڈوب کر ادا کریں تو یہ معاذ اللہ گدھے یا بیل کے خیال میں

ڈوبنے سے زیادہ بُرا ہے؟ کیا ایک مسلمان ایسی بات لکھ سکتا ہے؟اور کیا لکھنے کے بعد مسلمان رہ سکتا ہے؟۔

الغرض وہابیہ کے امام نے کفر وشرک اور توہین وگستاخی کا جو بازار گرم کر رکھا تھا حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی ﷫ اور انکے مخلص ساتھیوں نے اسکا سد باب کیا اور اس مکفر المسلمین کو کافر قرار دیا۔

آج بعض وہابی اور دیوبندی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارے ایک عالم نے تو ہمارے سردار کو کافر کہا اور یہ حکم لگایا کہ مَنْ شَكَّ فِیْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ، (ترجمہ یعنی جو (اسماعیل دہلوی) کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے) اور تمہارے دوسرے عالم یعنی اعلیٰ حضرت ﷫ نے اس کے کفر کا فتویٰ جاری نہیں کیا تو وہ خود کافر ہو گئے۔

حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ کسی شخص کو اس وقت تک کافر نہیں کہا جا سکتا جب تک کہ یہ نہ ثابت ہو جائے کہ:

الف) اس شخص کا کلام واقعی کفر ہے۔

ب) جس شخص کی طرف کفریہ کلام کی نسبت کی جا رہی ہے، ثابت ہو جائے کہ واقعی اس نے وہ کلام کہا ہے۔

ج) کفریہ کلام کہنے کے بعد توبہ نہیں کی۔

اگر ان تینوں باتوں میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی جائے تو اس شخص کو کافر نہیں کہہ سکتے۔

چنانچہ مولانا فضل حق خیر آبادی ﷫ کہ دور میں تو دہلوی مذکور کے بارے میں یہ تینوں باتوں پائی جاتی تھیں اس لئے انہوں نے اسماعیل دہلوی کو کافر قرار دیا لیکن تقریباً پچاس سال کے بعد امام اہلسنت ﷫ کے دور میں یہ افواہ مشہور ہوئی تھی کہ (اسماعیل دہلوی

نے اپنے کفریات سے توبہ کرلی تھی) حالانکہ خبر غلط تھی لیکن مشہور ہو چکی تھی۔

اب امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کی احتیاط دیکھئے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسماعیل دہلوی کے کلام میں ستر ستر کفر ثابت کرنے کے بعد بھی محض توبہ کی افواہ کا لحاظ کرتے ہوئے اسے کافر نہیں قرار دیا۔

کیا اب بھی کوئی ذی شعور امام اہلسنت پر یہ الزام لگا سکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ خواہ مخواہ اپنے مخالفین کو کافر کہہ دیا کرتے تھے۔

ہم گستاخی پر مبنی عبارات کا عکس انکی اصلی کتابوں سے پیش کر رہے ہیں تاکہ اگر ذہن میں کوئی خلجان ہو تو اسکا سد باب ہو سکے، واضح رہے کہ یہ گستاخیاں دو چار نہیں بلکہ انکا سلسلہ شیطان کی آنت کی طرح دراز ہے اور تمام کا احاطہ اس مختصر کتاب میں ممکن نہیں۔

آخری اور اہم گزارش

پیارے بھائیو! دیکھا یہ گیا ہے کہ جب کبھی دیوبندیوں، وہابیوں اور تبلیغی جماعت والوں سے ان گستاخانہ عبارتوں کے بارے میں وضاحت طلب کی جاتی ہے تو کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دے پاتے بلکہ بات کو دوسری طرف ٹالنے کی کوشش کرتے دکھائی دیتے ہیں مثلاً۔

(۱) بھائیو! ہمیں عمل کرنا چاہئے یہ علماء کے جھگڑے ہیں، اسمیں ہمیں نہیں پڑنا چاہئے۔

(۲) ہم سب مسلمان ہیں ایک خدا ایک رسول اور ایک قرآن کے ماننے والے ہیں، ہمیں آپس میں ایک ہو کے رہنا چاہئے۔

حالانکہ دین میں تفرقہ اہلسنت و جماعت نے نہیں ڈالا، جھگڑے کی بنیاد اہلسنت و جماعت کے علماء نے نہیں ڈالی، گستاخانہ عبارتیں لکھ کروڑوں مسلمانوں کے

دلوں کے جذبات کو ٹھیس اہلسنت و جماعت نے نہیں پہنچائی بلکہ یہ کام خود انہی حضرات کا کیا ہوا ہے۔اور یہ لوگ محض بات بدلنے کے لئے اور جھگڑے کی اصل وجہ سے توجہ ہٹانے کیلئے یہ باتیں کرتے ہیں۔

بعض اوقات اہلسنت کے معمولات پر شد و مد کے ساتھ تنقید کرنا شروع کر دیتے ہیں مثلاً۔

(۱) یارسول اللہ ﷺ کہنا شرک ہے۔

(۲) مزارات پر جانا شرک ہے۔

(۳) فاتحہ، سوئم، چالیسواں، میلاد شریف اور گیارہویں شریف منانا شرک و بدعت ہے وغیرہ وغیرہ۔

جبکہ تبلیغی جماعت کے اکابر یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ سب باتیں نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہیں۔اہلسنت و جماعت کے علماء بھی ان باتوں کو فرض و واجب قرار نہیں دیتے البتہ انہیں غلط کہنے والوں سے دلیل ضرور طلب کرتے ہیں۔

بہر حال ان مسائل کو صرف اور صرف اس لئے اچھالا جاتا ہے تا کہ انکے ماتھے پر جو گستاخانہ عبارتیں کلنک کا ٹیکہ بن چکی ہیں انہیں چھپایا جا سکے جبکہ یہاں نجات کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ توبہ ہے۔

پیارے بھائیو! آخر ہم مسلمان کہاں جائیں ، ایک وقت وہ تھا کہ جب مسلمان غالب اور کفار مغلوب تھے لیکن کفار اور منافقین نے سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے ذریعے ہمیں دنیا دار اور فیشن پرست بنا ڈالا ہے۔تقریباً ایک ہزار سال تک دنیا پر حکومت کرنے اور اقوام عالم کی رہنمائی کرنے والے مسلمان ،آج آپس میں دست و گریباں نظر آتے ہیں۔اور اب یہ لوگ ہم سے ہمارا ایمان تک چھین لینا چاہتے ہیں۔

یقیناً یہ سب اس آقائے دو عالم، تاجدار عرب و عجم، شاہ بنی آدم، حضور نور مجسم ﷺ کے عشق میں کمی کے باعث ہوا۔ اور اب بھی اگر ہم اپنے مرکز کی طرف لوٹ آئیں، عشق رسول ﷺ، حب اہل بیت رضی اللہ عنہم، اور عظمت صحابہ و اولیاء رحمہم اللہ کی شمع اپنے سینوں میں فروزاں کر لیں تو ضرور اللہ عزوجل کی کرم نوازی سے دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو جائیں گے۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اے اللہ عزوجل ہمیں اور ہمارے بھولے بھالے مسلمان بھائیوں کو اس فتنہ و فساد کے دور میں محض اپنے فضل و کرم سے گمراہیوں سے محفوظ فرما، اے اللہ عزوجل جو بھولے بھالے مسلمان شیطان کے چکر میں آکر کسی بدمذہبی کا شکار ہو گئے ہیں انہیں اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے میں توبہ اور عشق رسول ﷺ کی لازوال دولت عطا فرما۔ ہمیں ایسا بنا دے کہ ہماری وجہ سے امت فتنہ و فساد کا شکار نہ ہو۔ ہم ہرگز امت مسلمہ کو انتشار و افتراق میں مبتلا نہیں کرنا چاہتے تو اپنی رحمت کاملہ سے آج کے مسلمانوں بلکہ ہماری آنے والی نسلوں کو تاجدار مدینہ ﷺ کا وفادار بنا دے۔ ہمیں اپنے پیاروں کی بے ادبی اور گستاخی سے محفوظ رکھ، ہمیں اچھا ماحول اپنانے کی توفیق عطا فرما اور سچے اسلامی عقائد پر ہمارا خاتمہ بالخیر فرما۔ آمین بجاہ سید المرسلین، صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم و علی آلہ و صحبہ و اولیاء امتہ اجمعین

عبدہ المذنب

(محمد یوسف عطاری رضوی)

عرب و عجم کے اُن علماء کرام کے اسماء جنھوں نے امام اہلسنت (رضی اللہ عنہ) کے تکفیری فتویٰ کی تصدیق فرمائی:

اسمائے علمائے حرمین طیبین

۱۔ شیخ علمائے مکہ مفتی شافعیہ مولٰنا شیخ محمد سعید بابُصَیل رحمتہ اللہ علیہ

۲۔ شیخ خطباء وائمہ مکہ معظمہ مولٰنا شیخ احمد ابوالخیر میرداد رحمتہ اللہ علیہ

۳۔ ناصر سُنَن فتنہ شکن سابق مفتی مولٰنا علامہ صالح کمال رحمتہ اللہ علیہ

۴۔ صاحب رفعت وافضال مولٰنا شیخ علی بن صدیق کمال رحمتہ اللہ علیہ

۵۔ بقیۃ الاکابر عمدۃ الاواخر جلوہ گاہِ نور مطلق مولٰنا شیخ محمد عبدالحق مہاجر الہ آبادی رحمتہ اللہ علیہ

۶۔ محافظ کتبِ خانہ حرم حضرت علامہ مولٰنا سیّد اسمٰعیل خلیل رحمتہ اللہ علیہ

۷۔ صاحبِ علم حکم مولٰنا سیّد ابوحسین مرزوقی رحمتہ اللہ علیہ

۸۔ سرشکن اہل مکر وکید مولٰنا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید رحمتہ اللہ علیہ

۹۔ سابق مفتی مالکیہ مولانا شیخ عابد بن حسین مالکی رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۔ فاضل ماہر کامل مولٰنا شیخ علی بن حسین مالکی رحمتہ اللہ علیہ

۱۱۔ ذوالجلال والزین مولٰنا شیخ جمال بن محمد بن حسین رحمتہ اللہ علیہ

۱۲۔ نادر روزگار مولٰنا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف رحمتہ اللہ علیہ

۱۳۔ یکتائے روزگار مولٰنا شیخ عبدالرحمٰن دہان رحمتہ اللہ علیہ

۱۴۔ مدرس مدرسہ صولتیہ مولانا محمد یوسف افغانی رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۔ اَجَلّ خلفائے حاجی امداداللہ صاحب مولانا شیخ احمد مکی امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ رحمتہ اللہ علیہ

۱۶۔ عالم عامل فاضل کامل مولانا محمد یوسف خیاط رحمتہ اللہ علیہ

۱۷۔ والامنزلت بلند رفعت حضرت مولانا محمد صالح بن محمد بافضل رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ صاحب فیض یزدانی مولانا حضرت عبدالکریم ناجی داغستانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ فاضل کامل حضرت مولنا شیخ سعید بن محمد یمانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ فاضل کامل حامد احمد محمد جدوای رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ مفتی حنفیہ حضرت سیّدنا و مولانا تاج الدین الیاس مفتی مدینہ طیبہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ عمدۃ العلماء افضل الافاضل سابق مفتی مدینہ طیبہ عثمن بن عبدالسلام داغستانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ فاضل کامل شیخ مالکیہ سیّد شریف مولانا سید احمد جزائری رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔ صاحب فیض ملکوتی حضرت مولانا خلیل بن ابراہیم خربوتی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ صاحب خوبی و نکوئی شیخ الدلائل مولانا سیّد محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔ عالم جلیل فاضل عقیل مولانا محمد بن احمد عمری رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ ماہر علامہ صاحب عز و شرف حضرت مولنا سیّد عباس جلیل محمد رضوان شیخ دلائل رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔ فاضل کامل العقل مولانا عمر بن حمدان محرسی رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ فاضل کامل عالم عامل مولنا سیّد محمد بن مدنی دیداوی رحمۃ اللہ علیہ

۳۰۔ مدرس حرم مدینہ طیبہ مولنا شیخ محمد بن سوسی خیاری رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔ مفتی شافعیہ مولانا سیّد شریف احمد برزنجی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۔ فاضل مولانا حضرت مولنا محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔ شیخ فاضل مولنا عبدالقادر توفیق شلبی رحمۃ اللہ علیہ

اسمائے علمائے پاک و ہند

۱۔ حضرت علامہ مولانا اولادِ رسول محمد میاں برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت علامہ مولانا اسمٰعیل حسن احمدی برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ عایہ

۴۔ حضرت علامہ مولانا رحم الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ حضرت علامہ مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد حسنین رضا رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم رضا رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ حضرت علامہ مولانا سردار علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد اقدس علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ حضرت علامہ مولانا احسان علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد نور الھدیٰ رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ حضرت علامہ مولانا عبد الرؤف رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ حضرت علامہ مولانا سیّد غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ حضرت علامہ مولانا غلام معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ حضرت علامہ مولانا صدیق اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد نور رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ حضرت علامہ مولانا مختار احمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ حضرت علامہ مولانا غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد شرف الدین اشرف رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۔ حضرت علامہ مولانا حسین الدین رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۔ حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۔ حضرت علامہ مولانا شاہد الحق رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابرار حسن رحمتہ اللہ علیہ

۲۵۔ حضرت علامہ مولانا سلطان احمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۶۔ حضرت علامہ مولانا وزیر احمد خان رحمتہ اللہ علیہ

۲۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد علی رحمتہ اللہ علیہ

۲۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد محبوب علی رحمتہ اللہ علیہ

۲۹۔ حضرت علامہ مولانا حشمت علی رحمتہ اللہ علیہ

۳۰۔ حضرت علامہ مولانا احمد اشرف القادری رحمتہ اللہ علیہ

۳۱۔ حضرت علامہ مولانا السید محمد الاشرفی رحمتہ اللہ علیہ

۳۲۔ حضرت علامہ مولانا افضل الدین البہاری رحمتہ اللہ علیہ

۳۳۔ حضرت علامہ مولانا معین الدین احمد رحمتہ اللہ علیہ

۳۴۔ حضرت علامہ مولانا السید محی الدین الاشرفی رحمتہ اللہ علیہ

۳۵۔ حضرت علامہ مولانا سید حبیب اشرفی رحمتہ اللہ علیہ

۳۶۔ حضرت علامہ مولانا فقیر محمد سلیمٰن اگرپوری رحمتہ اللہ علیہ

۳۷۔ حضرت علامہ مولانا عبدالباقی محمد برھان الحق القادری الرضوی رحمتہ اللہ علیہ

۳۸۔ حضرت علامہ مولانا العلامہ المفتی محمد عبدالسلام ضیاء صدیقی رحمتہ اللہ علیہ

۳۹۔ حضرت علامہ مولانا المفتی جماعت علی رحمتہ اللہ علیہ

۴۰۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین قادری رحمتہ اللہ علیہ

۴۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد کرم الٰھی بی۔اے رحمۃ اللہ علیہ

۴۲۔ حضرت علامہ مولانا مفتی خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

۴۳۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کامران رحمۃ اللہ علیہ

۴۴۔ حضرت علامہ مولانا ابو العلی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

۴۵۔ حضرت علامہ مولانا امتیاز احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ

۴۶ حضرت علامہ مولانا محمد عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ

۴۷۔ حضرت علامہ مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ

۴۸۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حامد علی رحمۃ اللہ علیہ

۴۹۔ حضرت علامہ مولانا غلام محی الدین احمد بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ

۵۰۔ حضرت علامہ مولانا احمد حسین رامپوری رحمۃ اللہ علیہ

۵۱۔ حضرت علامہ مولانا قاضی محمد احسان الحق نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

۵۲۔ حضرت علامہ مولانا احمد مختار صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

۵۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد عظیم اللہ علمی رحمۃ اللہ علیہ

۵۴۔ حضرت علامہ مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد رضوی قادری رحمۃ اللہ علیہ

۵۵۔ حضرت علامہ مولانا ظہور حسام رحمۃ اللہ علیہ

۵۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد القدیر قادری رحمۃ اللہ علیہ

۵۷۔ حضرت علامہ مولانا غلام زین العابدین سہوانی رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد فخر الدین بہاری پورنوری رحمۃ اللہ علیہ

۵۹۔ حضرت علامہ مولانا اسد الحق مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۶۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ

۶۱۔ حضرت علامہ مولانا غلام معین الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ

۶۲۔ حضرت علامہ مولانا غلام علی رحمۃ اللہ علیہ

۶۳۔ حضرت علامہ مولانا الحافظ عبد العزیز مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۶۴۔ حضرت علامہ مولانا غلام سید الاولیاء محی الدین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۶۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ

۶۶۔ حضرت علامہ مولانا عمر النعیمی رحمۃ اللہ علیہ

۶۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الرشید رحمۃ اللہ علیہ

۶۸۔ حضرت علامہ مولانا ابو محمد دیدار علی رحمۃ اللہ علیہ

۶۹۔ حضرت علامہ مولانا ابوالبرکات سید احمد سنی حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ

۷۰۔ حضرت علامہ مولانا سید فضل حسین نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ علیہ

۷۱۔ حضرت علامہ مولانا سید عبد الرزاق نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

۷۲۔ حضرت علامہ مولانا نور محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

۷۳۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شاہ پوچھوی رحمۃ اللہ علیہ

۷۴۔ حضرت علامہ مولانا عبد الغنی ھزاروی رحمۃ اللہ علیہ

۷۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد مقصود علی رحمۃ اللہ علیہ

۷۶۔ حضرت علامہ مولانا حاجی احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

۷۷۔ حضرت علامہ مولانا عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ

۷۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم حنفی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۷۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الغفور رحمۃ اللہ علیہ

۸۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

۸۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد نور القمر رحمۃ اللہ علیہ

۸۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد حنیف حنفی رحمۃ اللہ علیہ

۸۳۔ حضرت علامہ مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ

۸۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ

۸۵۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم آروی رحمۃ اللہ علیہ

۸۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمجید رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۸۷۔ حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن دربھنگوی رحمۃ اللہ علیہ

۸۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ

۸۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد نصیرالدین آروی رحمۃ اللہ علیہ

۹۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد غریب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۹۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد ظفرالدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۹۲۔ حضرت علامہ مولانا سید ارتضیٰ حسین قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

۹۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل محمود آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۹۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

۹۵۔ حضرت علامہ مولانا رشید احمد عرف صاحبجان مکیاوی رحمۃ اللہ علیہ

۹۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد عطاء الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

۹۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد ولی الرحمٰن قادری رشیدی رحمۃ اللہ علیہ

۹۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد شفاء الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

۹۹۔ حضرت علامہ مولانا شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد رحیم بخش رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد حبیب الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۲۔ حضرت علامہ مولانا فقیر عبدالکریم بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۳۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحفیظ دربھنگوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۴۔ حضرت علامہ مولانا ابوالحسن مظفر پوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۵۔ حضرت علامہ مولانا غلام رسول محمدی سنی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۶۔ حضرت علامہ مولانا عبدالنبی المختار محمد یار فریدی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۷۔ حضرت علامہ مولانا ابوالیاس امام الدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۸۔ حضرت علامہ مولانا سید میر حسین امام مسجد لونکی لدھاروی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابو یوسف محمد شریف الحق رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۰۔ حضرت علامہ مولانا السید فتح علیشاہ القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۱۔ حضرت علامہ مولانا عبدالکریم جتوڑی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۲۔ حضرت علامہ مولانا قاضی فضل احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد مظہر اللہ فتح پوردھلی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالعزیز خطیب جامع مسجد لاھور مزنگ رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۵۔ حضرت علامہ مولانا گل محمد امام مسجد مرزا احمد دین رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد خلیل الرحمٰن بہاری قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۸۔ حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد کرم دین رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۹۔ حضرت علامہ مولانا واعظ الاسلام احمد دین رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۰۔ حضرت علامہ مولانا مولوی فاضل محمد فضل حسین رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد اجمل قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۲۔ حضرت علامہ مولانا القادری محمد المدعو بحماد الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۳۔ حضرت علامہ مولانا غلام محی الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۴۔ حضرت علامہ مولانا سلامت اللہ قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۵۔ حضرت علامہ مولانا مفتی نکودر سید محمد حنیف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۶۔ حضرت علامہ مولانا ابوالحامد احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۷۔ حضرت علامہ مولانا اسد حیدر شاہ القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد خلیل عفی عنہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۹۔ حضرت علامہ مولانا سید محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۰۔ حضرت علامہ مولانا سید سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۱۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحمید عفی عنہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۲۔ حضرت علامہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد نبی بخش رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۴۔ حضرت علامہ مولانا سید مختار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد فضل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد نظام الدین ملتانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد ریحان حسین العمری المجددی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد مشتاق رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۹۔ حضرت علامہ مولانا فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد وسیم خان رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبداللطیف القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۳۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحی علیمی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد یحییٰ علیمی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۶۔ حضرت علامہ مولانا احمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد المجید القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۸۔ حضرت علامہ مولانا محی الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۹۔ حضرت علامہ مولانا سید شاہ لطیف رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۰۔ حضرت علامہ مولانا السید وحید القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۱۔ حضرت علامہ مولانا عبد القادر قادری حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۲۔ حضرت علامہ مولانا سید عیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۳۔ حضرت علامہ مولانا غلام محی الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۴۔ حضرت علامہ مولانا سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۵۔ حضرت علامہ مولانا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد نظام الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد عباس میاں رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۸۔ حضرت علامہ مولانا مرزا احمد القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۹۔ حضرت علامہ مولانا نزیر احمد خجندی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد سعد اللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابرار الحق رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۲۔ حضرت علامہ مولانا حافظ عبد المجید دھلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد جمیل احمد القادری البدایونی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد معراج الحق صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم الخطی القادری البدایونی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۶۔ حضرت علامہ مولانا غلام محمد لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۷۔ حضرت علامہ مولانا عبد العلیم الصدیقی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۸۔ حضرت علامہ مولانا امام محمد فضل کریم دھلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۹۔ حضرت علامہ مولانا عبد الحلیم النوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد شمس الاسلام رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحلیم رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۲۔ حضرت علامہ مولانا حافظ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الخالق رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد احمد خان دھلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۶۔ حضرت علامہ مولانا عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۷۔ حضرت علامہ مولانا سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۸۔ حضرت علامہ مولانا عبد الغفار حنفی رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد امین القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد جسیم رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد یوسف صدیق اللہ شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد یٰسین رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد نور الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۴۔ حضرت علامہ مولانا محمود جان قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۵۔ حضرت علامہ مولانا غلام مصطفٰی قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۶۔ حضرت علامہ مولانا عبد الحکیم رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۷۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحلیم رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۸۔ حضرت علامہ مولانا حاجی نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۹۔ حضرت علامہ مولانا صالح رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۰۔ حضرت علامہ مولانا سعید الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۱۔ حضرت علامہ مولانا عبدالرشید خان بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۴۔ حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین المکی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۵۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد شمس الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد حفیظ اللہ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۸۔ حضرت علامہ مولانا امیر حسن رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۹۔ حضرت علامہ مولانا سید سجاد حسین رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۰۔ حضرت علامہ مولانا غلام احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۱۔ حضرت علامہ مولانا فضل احمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۳۔ حضرت علامہ مولانا شبیر حسین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۴۔ حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد عبدالاحد رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۵۔ حضرت علامہ مولانا مفتی نثار احمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۶۔ حضرت علامہ مولانا ابوالنصر کمال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۷۔ حضرت علامہ مولانا عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد کاظم رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۰۔ حضرت علامہ مولانا نور محمد اعظمی قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد العظیم قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد العزیز خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد یونس قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۴۔ حضرت علامہ مولانا احمد یار خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد نور الحسین رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد معوان حسین رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد شجاعت علی رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد سراج الحسین رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الغفار رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۱۔ حضرت علامہ مولانا عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۲۔ حضرت علامہ مولانا سید یار محمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد عمر القادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۴۔ حضرت علامہ مولانا عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد حبیب الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الکریم رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۷۔حضرت علامہ مولانا محمد آصف رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۸۔حضرت علامہ مولانا عبدالغنی رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۹۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۰۔حضرت علامہ مولانا شاکر حسین رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۱۔حضرت علامہ مولانا محمد مصاحب علی رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۲۔حضرت علامہ مولانا سید محمود زیدی رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۳۔حضرت علامہ مولانا السید محمد میراں رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۴۔حضرت علامہ مولانا فقیر نثار احمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۵۔حضرت علامہ مولانا فقیر شمس الدین احمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۶۔حضرت علامہ مولانا محمد حامد علی فاروقی رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۷۔حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۸۔حضرت علامہ مولانا سید رشید الدین احمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۹۔حضرت علامہ مولانا محمد عبداللطیف اجمیری رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۰۔حضرت علامہ مولانا عبدالمجید القادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۱۔حضرت علامہ مولانا محمد زاہد القادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۲۔حضرت علامہ مولانا محمد احمد دھلوی رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۳۔حضرت علامہ مولانا صوفی ظہور محمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۴۔حضرت علامہ مولانا محمد عارف حسین قریشی رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۵۔حضرت علامہ مولانا سید محمد علی حسین رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۶۔حضرت علامہ مولانا ابوالفیض سلیمانی رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۷۔ حضرت علامہ مولانا قاسم میاں رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد قاسم ھاشمی قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الشکور قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۰۔ حضرت علامہ مولانا حافظ حاجی پیر سید ظہور شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد صدیق بڑودی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۲۔ حضرت علامہ مولانا سید خالد شامی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد اللہ بڑودی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۴۔ حضرت علامہ مولانا عبد الرضا حشمت علی خان القادری الرضوی الکھنوی (مصنف کتاب الصوارم الہندیہ) رحمۃ اللہ علیہ

کِفلُ الفقیہ الفاہم

تحریر

امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ

تسہیل

مولانا شاہد عطّاری

تقدیم وحواشی

علامہ مفتی ڈاکٹر ابوبکر صدیق عطاری

ناشر

المدینۃ العلمیۃ

پی او بکس نمبر ۱۸۷۵۲ کراچی

E-m@il: ilmia26@hotmail.com

معاشی ترقی کا راز

حاشیہ

تدبیر فلاح و نجات و صلاح

تحریر

امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محشی: شیخ محمد عاصم انصاری

مع تقدیم و تشریح

پروفیسر مجید اللہ قادری (چیئرمین شعبۂ ارضیات جامعہ کراچی)

پروفیسر رفیع اللہ صدیقی (چیئرمین بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن حیدرآباد)

ناشر

المدینۃ العلمیہ

پوسٹ بکس نمبر ۱۸۷۵۲ کراچی پاکستان۔

E-m@il: ilmia26@hotmail.com

امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے انٹرویو

اظہار الحق الجلی

از

امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر

المدینۃ العلمیہ

پی او بکس نمبر ۱۸۷۵۲، کراچی

E-m@il: ilmia26@hotmail.com

اسلام جو مجدد

مؤلف

مولانا محمد جاويد رضا قادري

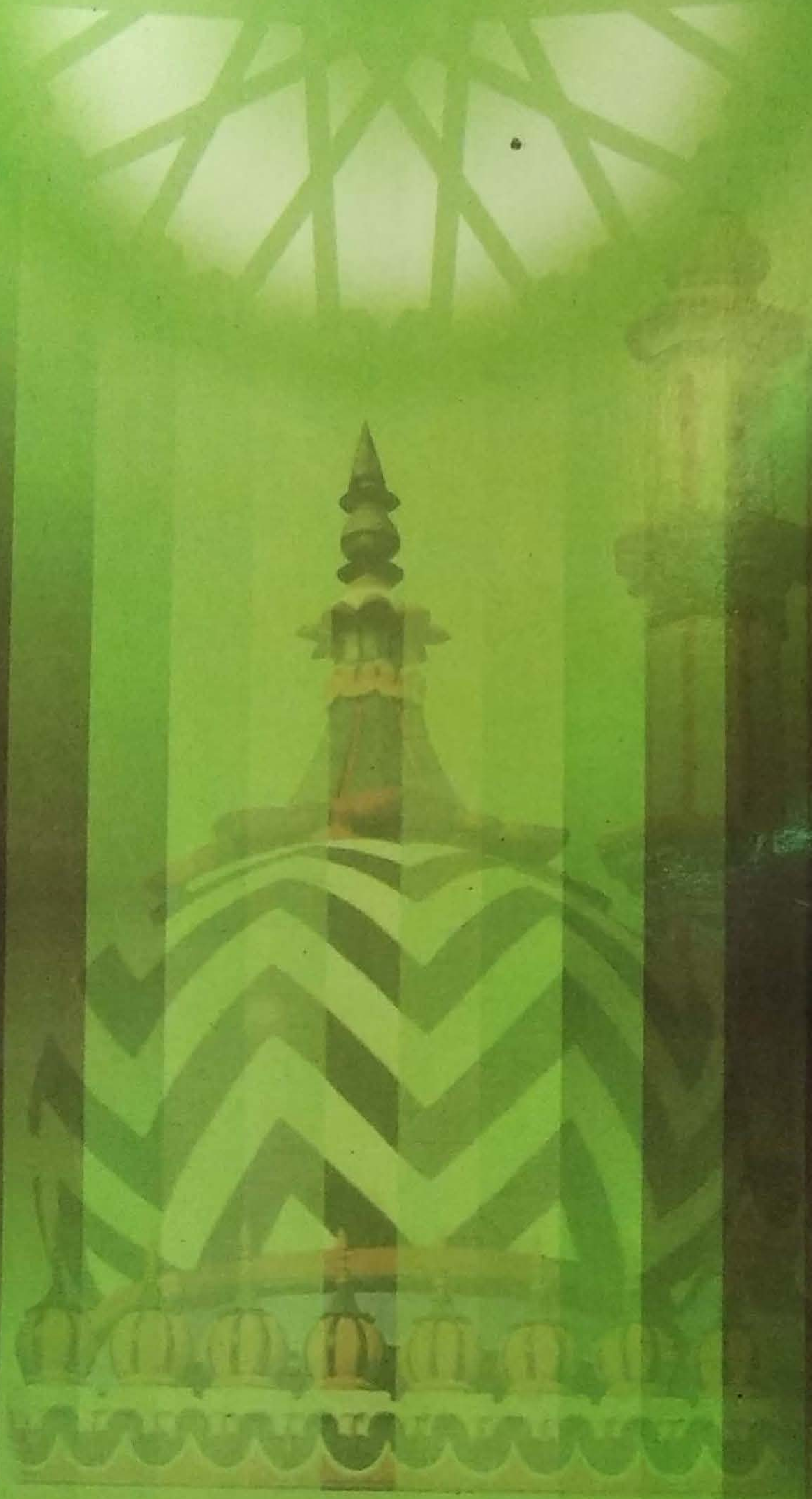
ناشر

المدينة العلمية

پي او باڪس ١٨٧٥٢

ڪراچي پاڪستان

E-m@il: ilmia26@hotmail.com



ناشر

المدینۃ العلمیۃ

P.O. Box 18752 Karachi. - Email: ilmia26@hotmail.com